سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل، 23۔ مئی 2017
(یوم الثلاثہ، 26۔ شعبان المعظم 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: انتیسواں اجلاس

جلد 29: شمارہ 3

157

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔ مئی 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 25۔اپریل 2017 کے ایجنڈے سے زیرالتواء قراردادیں)

1۔ محترمہ شُنیلا رُوت: اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں، نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔ اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

158

(موجودہ قرار دادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز 12½ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔

2۔ جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی یومیہ اجرت کم از کم ایک ہزار روپے اور ماہانہ 25 ہزار روپے کی جائے۔ نیز مزدوروں کو لیبر لاز کے تحت تمام مراعات دی جائیں اور پنشن، میرج گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ دو گنا کی جائیں۔

3۔ ملک تیمور مسعود: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام پرائیویٹ سکول مالکان کو گرمی کی چھٹیوں میں ایڈوانس فیس وصول کرنے سے روکا جائے۔

4۔ جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری طریقے سے برف تیار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

5۔ محترمہ نگہت شیخ: اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان overhead bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔

159

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انتیسواں اجلاس

منگل، 23- مئی 2017

(یوم الثلاثاء، 26- شعبان المعظم 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾
وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ
فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ رَحۡمَةً
مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا لَهُمۡ مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ
مَكۡرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾

سورة یُونس آیات 19 تا 21

اور (سب) لوگ (پہلے) ایک ہی اُمت (یعنی ایک ہی ملت پر) تھے۔ پھر جدا جدا ہو گئے اور اگر ایک بات جو تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہو چکی ہے نہ ہوتی تو جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان میں فیصلہ کر دیا جاتا (19) اور کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نازل نہیں ہوئی۔ کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو اللہ ہی کو ہے سو تم انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (20) اور جب ہم لوگوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد (اپنی) رحمت (سے آسائش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں۔ کہہ دو کہ اللہ بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے۔ اور جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں (21)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہوں خاک مگر عالم انوار سے نسبت ہے
میں کچھ بھی نہیں لیکن سرکار سے نسبت ہے
میں خاک کا پتلا ہوں وہ عرش کے راہی ہیں
اس پار کا باسی ہوں اُس پار سے نسبت ہے
دنیا کی شہنشاہی رکھتا ہوں میں ٹھوکر پر
کونین کے اُس مالک و مختار سے نسبت ہے
سر جھک نہیں سکتے کبھی محشر میں ہمارے
سر اس لئے اونچے ہیں سردار سے نسبت ہے

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جنگلات ،جنگلی حیات و ماہی پروری اور آبپاشی سے متعلق سوال پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 6669 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پیڈا نظام سے متعلقہ تفصیلات

*6669: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پیڈا کا نظام کس مقصد کے لئے کس بین الاقوامی مالیاتی ادارے کے تعاون سے بنایا گیا ہے نیز اس نظام کی تکمیل کب تک ہو جانی تھی؟

(ب) کہاں کہاں یہ نظام اب تک نہ بن سکا ہے اور اس نظام کے بعد کیا بہتری آئی ہے، مقاصد کو سامنے رکھ کر اعداد و شمار کے ساتھ جواب دیا جائے؟

(ج) پانی کا کھالہ یا موگہ ٹوٹنے پر اس موگہ اور کھالے سے پانی لگانے والے تمام کاشتکاروں پر مقدمہ ہو جاتا ہے اور تاوان لگا دیا جاتا ہے، یہ بے انصافی ہے کہ جرم کرنے والا اور بے گناہ دونوں مساوی طور پر سزا بھگتیں، کیا محکمہ اس قانون کو بدلنے کے لئے تیار ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) حکومت پنجاب نے ایک صدی سے بھی زیادہ پرانے نہری نظام کو مزید بہتر، شفاف، کم لاگت سے تعمیر و مرمت اور پانی کی تقسیم کے باہمی مسائل کو اپنے طور پر حل کے لئے پیڈا کا نظام بنایا، جس میں کسانوں کی فیصلہ سازی میں شمولیت کو لازمی قرار دیا گیا۔ پنجاب اریگیشن اینڈ ڈرینج اتھارٹی ایکٹ 1997 کو پنجاب اسمبلی نے 27۔ جون 1997 کو پاس کیا جس کی توثیق جناب گورنر پنجاب نے فرمائی اور نوٹیفکیشن 2۔ جولائی 1997 کو جاری ہوا۔ پیڈا کے اہم مقاصد میں نہری انتظام و انصرام میں کسانوں کی شمولیت کے ساتھ ساتھ نہری پانی کی منصفانہ تقسیم، نہروں کی مرمت و دیکھ بھال، آبیانہ کی وصولی، پانی چوری کا خاتمہ اور تنازعات کا حل شامل ہیں۔ پیڈا کا نظام نیشنل ڈرینج پروگرام (NDP) کے تحت بین الاقوامی مالیاتی اداروں (عالمی بنک، جاپان بنک فار انٹرنیشنل کوآپریشن اور ایشیائی ترقیاتی بنک) کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔ پیڈا ایکٹ 1997 موجودہ محکمہ آبپاشی میں بنیادی اصلاحات کا غماز ہے۔ پیڈا ایکٹ کے مطابق محکمہ انہار پنجاب کلی طور پر پیڈا میں ضم ہو گا جو خود مختار ادارہ کے طور پر اپنے امور سر انجام دے گا۔ اب تک صوبہ پنجاب میں 17 میں سے پانچ ایریا واٹر بورڈز بنائے جا چکے ہیں۔ مزید ایریا واٹر بورڈز کی تشکیل فنڈز سے مشروط ہے۔ کسی بھی سرکل میں پیڈا کا نظام نافذ کرنے سے پہلے اُس علاقہ کی تمام نہروں کی مکمل اصلاح / بحالی ضروری ہے جس کے لئے فنڈز درکار ہیں۔ جوں جوں فنڈز دستیاب ہوں گے نہروں کی بحالی کے ساتھ ساتھ ایریا واٹر بورڈز بھی بنائے جائیں گے۔

(ب) محکمہ انہار پنجاب کے زیر انتظام 17 ایریا واٹر بورڈز قائم کئے جائیں گے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جدول کے مطابق سیریل نمبر 6 سے 17 تک ایریا واٹر بورڈز نہ بن سکے ہیں۔ اب تک پیڈا کے زیر انتظام 401 نہروں پر کسان تنظیمیں بن چکی ہیں پیڈا کی کارکردگی کہیں بہتر ہے اور کہیں اس میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ پیڈا کے مقاصد سے متعلقہ اعداد و شمار معلوم کرنے کے لئے details study کی جا رہی ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب اس سوال کے جز (ج) کا جواب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! معزز ممبر آپ سے جز (ج) کا جواب پڑھوانا چاہتے ہیں آرام آرام سے پڑھ دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جز (ج) ہے کہ:

موگہ توڑنے کے جرم پر کاشتکاران کے خلاف کارروائی کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 کے تحت عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاوان عائد کرنے سے قبل مکمل طور پر انکوائری کی جاتی ہے اور وقوعہ کی رپورٹ مع فرد قاصران پولیس کو فراہم کی جاتی ہے جس کے بعد محکمہ پولیس انکوائری / تحقیق کر کے قاصران کے خلاف چالان مکمل کر کے عدالت میں بھیجتا ہے۔ البتہ محکمہ ابتدائی فرد قاصران میں دو یا تین قصورواران کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اگر پولیس کی طرف سے چالان مکمل نہ ہو یا عدم شناخت ہو تب ان کاشتکاران جنہوں نے زائد پانی استعمال کیا ہو کے خلاف تاوان مرتب کیا جاتا ہے۔ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! جب یہ آیف آئی آر درج ہوتی ہے اُن تمام لوگوں کے اوپر جو اُس موگے کے اوپر ہیں کوئی تحقیقات نہیں کی جاتیں۔ 300، 300 بندوں کے اوپر ایف آئی آر دے دی جاتی ہے جبکہ وہ لوگ بے گناہ ہوتے ہیں اور اُس کے بعد پھر پولیس کے آگے انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔ آپ سب لوگ جانتے ہیں پولیس کے آگے بھگتنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا اس قانون میں ترمیم کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ اُس کا انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا کہ کوئی ترمیم کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے ہیں ایسے ہی بے گناہ لوگوں کو کس جرم کی سزا دی جاتی ہے 300، 300 بندوں کے خلاف ایف آئی آر ہیں ابھی میرے حلقے کے ایک تھانے میں جا کر دیکھیں دس دس ایف آئی آرز 300، 300 بندوں پر کاٹی ہوئی ہیں جب کہ اُن لوگوں کا قصور ہی نہیں ہوتا کوئی ایک بندہ موگہ توڑنے والا ہوتا ہے اور 300، 300 بندوں پر ایف آئی آر دے دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب منسٹر صاحب سے پوچھتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب! یہ genuine سی بات ہے آرام سے اُن کی بات کو سنیں بھی اور اپنے محکمے کو ہدایت فرمائیں۔ کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ کی دفعہ 33 تو آپ کی ہے لیکن جو بات وہ کہہ رہے ہیں اُس میں کافی صداقت نظر آتی ہے یہ مجھے بھی پتا ہے اب اُن کی بات کا ازالہ آپ نے کرنا ہے کہ جو بندہ اس میں شامل نہیں ہے تمام کو کہہ دینا کہ تمام کے تمام اس میں مجرم ہیں یہ میرے خیال میں ٹھیک بات نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل معزز ممبر میرے ساتھ بیٹھیں جو ان کا specific issue ہے اُس کو میں سن بھی لیتا ہوں اور اُس پر۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سب کا معاملہ ہے یہ صرف ایک معزز ممبر کا معاملہ نہیں ہے یہ اس ایوان کی پراپرٹی ہے اس ایوان میں جو آپ جواب دے رہے ہیں یہ بالکل ایسا ہونا چاہئے جس میں بالکل کسی قسم کی کوئی لغزش نہ آئے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو revise کر لیتے اس پر دوبارہ غور کر لیتے ہیں تاکہ جہاں پر ایسی کوئی مثال بن رہی ہے اس کو روکا جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اس سوال کو اب pending کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب اب اس پر بات ہو گئی ہے اب آپ بس کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ہی سوال ہے میں نے کب کہا کہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اس پر ضمنی سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے اس سوال کو pending نہیں کرنے دیتے میں چاہتا ہوں کہ اس سوال کو pending کر دوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر بہت اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ آپ کر لیں لیکن پھر اس کا جواب بعد میں ہی آئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے حوالے سے ایک دو بہت ضروری باتیں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی۔ یہ جو پیڈا کا نظام ہے یہ پہلے بھی اس ایوان کے اندر اسی اسمبلی میں 2013 کے اندر زیر بحث آیا تھا specific time کے لئے اس کا پراجیکٹ بنایا گیا تھا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں یہ جو پیڈا کا نظام انہوں نے بنایا ہے 1997 کے اندر ایکٹ منظور ہوا اس کو کب تک مکمل ہو جانا چاہئے تھا؟ منسٹر صاحب! یہ بتا دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو پیڈا کا نظام 1997 میں آیا اُس پر 17 واٹر بورڈز ہیں جن میں سے پانچ پیڈا کے پاس چلے گئے ہیں اور باقی رہ گئے ہیں اب اس کی availability ساری international funding پر ہے جس میں JICA ہے، ورلڈ بنک، ایشین ڈویلپمنٹ بنک ہے۔ اُس کی availability پر تھا جتنے فنڈز آئے اُس کے مطابق ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ پیڈا وہیں رائج ہوتا ہے جہاں پر rehabilitation ہو۔ جن انہار کی rehabilitation ہو چکی ہے اُس کے مطابق تو further اس پر جب تک فنڈز کی availability نہیں ہوتی کوئی آپ کو clear deadline نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے فنڈز کے لئے آپ نے کوئی تحرک کیا ہے؟ اب آپ کا وہ کیس کس stage پر ہے جہاں سے آپ کو funding ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! اس پر detail study بھی ہو رہی ہے ہمارے محکمے کی طرف سے بھی اور باقی جو international donors ہیں اُن کے ساتھ بھی meetings ہوئی ہیں کیونکہ ابھی تک اس کے اغراض و مقاصد آپ کے سامنے ہیں کہ کئی جگہوں پر پیڈا جب سے شامل ہوا ہے بہت زیادہ شکایات نظر آتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پھر اس کی تفصیل لے لیں اُس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی منسٹر صاحب بھی فرما رہے ہیں کہ جہاں جہاں پانچ ایریا بورڈ میں پیڈا کا ایکٹ لگا ہے چونکہ میں بھی خود اس ایریا کا ہوں وہ اریگیشن کا علاقہ ہے میں براہ راست جانتا ہوں کہ اس سے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ یہ پیڈا ایکٹ 1997 میں آیا اور اب 2017 ہے۔ یہ 17 ایریا بورڈ میں سے صرف پانچ میں ہی بن سکا ہے جس کے نتیجے کے اندر وہاں بھی شکایات پیدا ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات تاوان والی ہے یہ بھی اسمبلی کے اندر آئی تھی اور سابقہ منسٹر صاحب نے کہا تھا ہم اس کو review کریں گے۔ میں کوئی point scoring کے لئے بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ بہت ہی درد سے بات کر رہا ہوں کیونکہ اس سے ہمارا پورا پنجاب متاثر ہے۔ اگر آپ اس کو pending فرمانے کی بجائے اریگیشن کمیٹی کے سپرد فرمادیں گے تو کمیٹی اس کو اچھی طرح سے thrash out کر سکے گی۔ خدا کے لئے اس کو کمیٹی کے سپرد فرمادیں کیونکہ کسانوں کو تاوان اور پیڈا کے حوالے سے بہت پریشانی ہے۔ وہاں میٹنگ میں منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہوں گے وہ اس کا کوئی راستہ نکالنے کی طرف جائیں گے ورنہ یہ لٹکتا رہے گا۔ چونکہ یہاں مخصوص ٹائم میں اس کی پوری خرابیوں پر بات کرنا ذرا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے میری یہ التماس ہے کہ آپ خصوصی مہربانی فرمائیں۔ میں اللہ کے نام پر آپ سے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! جو آپ نے کہہ دیا ہے اس کے مطابق اس پر عمل ہوگا۔ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ تک اسمبلی میں پیش کی جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8448 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6506 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال پی ایم یو کے تحت پی پی۔222 کی نہروں کی پختگی اور دیگر تفصیلات

*8506: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انہار کے PMU کے تحت نہروں کی side protection/ metal،lining کی گئی ہے اگر ہاں تو یہ منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا اس منصوبہ کے تحت تمام کام مکمل کر لیا گیا؟

(ب) پی پی۔222 ساہیوال میں مندرجہ بالا منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی ہے اور اس کا ٹھیکہ کس کس فرم یا فرد کو دیا گیا ہے یہ کام کب مکمل ہوا؟

(ج) PMU کے تحت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، Bhawani، 5-R,6-R,9-L,G-D پر کام مکمل ہونے کے باوجود پل bridges وہی سو سال پرانی حالت میں ہیں جبکہ نہروں کو پختہ کر دیا گیا ہے جس سے لیول غیر متوازن ہونے کی بدولت نہروں کا پانی اوور فلو ہوتا رہتا ہے اور گردونواح کے کسانوں کی فصلیں پانی سے ڈوب رہی ہیں؟

(د) کیا حکومت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، Bhawani 5-R،9/1-L،G-D ودیگر نہروں پر پل (bridges) بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں، کتنے پل منظور شدہ ہیں، اور جن پلوں کی منظوری نہیں دی گئی خستہ حال ہیں کیا ان کو بھی مکمل کر دیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے لوئر باری دوآب کینال امپرووومنٹ پراجیکٹ کے تحت 50 کیوسک سے کم ڈسچارج والی نہروں میں کنکریٹ لائننگ اور باقی حصوں میں ضرورت کے مطابق side protection کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ اگست 2007 میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا اور اب 30۔ جون 2017 کو مکمل ہوگا۔ اس منصوبہ کے تحت تقریباً 94 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

(ب) یہ منصوبہ ایل بی ڈی سی کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بحالی اور امپرووومنٹ پر مشتمل ہے اور پی پی۔222 ساہیوال میں تمام چھوٹی نہریں اور راجباہ جن کے ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہیں ان کو لائنڈ کیا گیا ہے یا ان کی پختگی کی گئی ہے اور اس سے بڑی نہروں پر بھی جہاں سے ڈسچارج 50 کیوسک ہوتا ہے۔ وہاں سے ٹیل تک کے تمام حصہ کو پختہ کیا گیا اور تمام موگہ جات نئے بنائے گئے ہیں جس میں صوبائی اسمبلی پنجاب کے مختلف حلقہ جات آتے ہیں اور اکثر جگہوں پر ایک ہی نہر مختلف حلقوں میں سے گزرتی ہے لہٰذا حلقہ وار اخراجات کا تعین کرنا

مشکل ہے مزید عرض ہے کہ پی پی۔222 ساہیوال کینال ڈویژن میں آتی ہے اور ساہیوال کینال ڈویژن کے لئے ایک انٹرنیشنل کنٹریکٹ جاری کیا گیا۔ جس کی کل لاگت 5507 ملین روپے ہے اور ٹھیکہ لینے والی فرم کا نام NEIE-LAC (چائنا اور پاکستانی فرموں کا اشتراک) ہے۔ اس کام کا 90 فیصد سے زائد حصہ مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام 30۔ جون 2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ج) Bhawani 5-R کے آخری حصہ جہاں پر ڈسچارج 50 کیوسک سے کم ہے اسے پختہ کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ جہاں پر اس کے کنارے اونچے ہیں اُن کو بھی مضبوط کیا گیا ہے۔ اس طرح اُس کی 49.5 بُرجیوں کو پختہ کیا گیا ہے۔ R-6 کی 22.5 بُرجیاں پختہ کی گئی ہیں اور L-9 پر 51.3 بُرجیاں پختہ کرنی ہیں جبکہ 42.5 برجیوں پر پختگی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ان تینوں راجباہوں پر جن پلوں کی مرمت درکار تھی وہ بھی کر دی گئی ہے۔ جس میں مزید عرض ہے کہ جہاں پکی سڑک نہر کو کراس کرے وہاں قانونی طور پر سڑک بنانے والا ادارہ ہی پُل کی دیکھ بھال اور مرمت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ محکمہ نہر کا کام ہے کہ نہر میں پانی کا اخراج اس طرح جاری رکھا جائے کہ زمینداروں کو ان کے حصہ کا پانی بغیر کسی رکاوٹ کے پہنچے لہٰذا پراجیکٹ کے تحت ایسے تمام کام کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے نہر سے ہونے والی آبیاری کو بہتر کیا جا سکے۔ معزز ممبر اسمبلی حلقہ پی پی۔222 کے اگر کسی مخصوص نہر کے حصہ کے متعلق خدشات ہیں تو وہ ضرور دور کر دیئے جائیں گے لیکن عملاً اوور فلو کی کوئی شکایت موجود نہ ہے۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستی ترجیحاً مقصود ہے۔ اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔

(د) اس پراجیکٹ کے تحت نہری نظام کی درستی ترجیحاً مقصود ہے۔ اس کے باوجود جہاں کسی راجباہ پر کوئی پُل مرمت طلب ہے تو وہاں اُس پُل کی مرمت کی گئی ہے۔ نئے پُل جہاں بنانا انتہائی ضروری تھا صرف وہاں بنائے گئے ہیں۔ مزید یہ کہ معزز ممبر پی پی۔222 سے اس سلسلے میں مشورہ اور ہدایات لی جاتی رہی ہیں اور R-6 پر ہائی وے کی تنگ پُلی کو کشادہ کیا گیا ہے۔ L-9 سسٹم پر دو نئے پُل تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ ایک پر کام جاری ہے۔ اس طرح L/1-L/9L-2 پر ایک نیا پُل زیر تعمیر ہے۔ مزید یہ کہ L/9-L-2 پر ایک نیا پُل مکمل ہو چکا ہے اور اسی طرح

L-1-9/L پر دونئے پُل مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ تمام پُل پی پی-222 میں ہی وقوع پذیر ہیں اگر مزید کوئی خستہ پُل باقی ہے اور قابل مرمت ہے تو اس کو بھی مرمت کروایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ نہروں کی site protection/metal, lining کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کیا اس منصوبہ کے تحت تمام کام مکمل کر لیا گیا ہے؟ محکمے نے جواب دیا ہے کہ پچاس کیوسک سے کم ڈسچارج والی نہروں میں کنکریٹ لائننگ اور باقی حصوں میں ضرورت کے مطابق site protection کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ اگست 2007 میں ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے تعاون سے شروع کیا گیا اور 30- جون 2017 کو مکمل ہوگا۔ اس منصوبہ کے تحت تقریباً 94 فیصد کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 2007 سے لے کر اب تک ساہیوال میں کتنا کام کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: آپ کون سی نہر کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں LBDC، L 9، گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری اور Bhawani 5-R ہے۔ یہ بتا دیں کہ 2007 میں اس پر کام شروع کیا گیا تھا اور اگر 2007 میں نہیں کیا گیا تو کب شروع کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! 2007 سے لے کر جون 2017 تک اس پر کام چل رہا ہے اور جون 2017 میں کام مکمل ہو جائے گا۔ اس پر 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام defect liabilities میں آئے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کام جون میں مکمل ہو جائے گا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ منصوبہ 2007 سے شروع ہے اور میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو میں نے نہریں بتائی ہیں کیا ان پر کام 08-2007 میں شروع ہوا ہے اگر ان سالوں میں نہیں ہوا تو کب شروع ہوا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! یہ جو LBDC کے منصوبے کی بات کر رہے ہیں یہ 08-2007 exact میں شروع ہوا ہے اب ساہیوال میں بھی یہ بقدر چل رہا ہے کیونکہ یہ ایک ہی پراجیکٹ 5507 ملین کا پوری LBDC نہر کے لئے تھا۔ اسے specific نہیں کیا جا سکتا کہ اس میں ساہیوال کا ایریا آتا ہے یا باقی ایریا آتا ہے۔ اس سارے ایریا میں انشاء اللہ جون 2017 تک کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے اگر ٹھیک فرما دیا تو پھر ٹھیک ہے۔ میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ پی پی۔222 ساہیوال میں مندرجہ بالا منصوبہ پر کل کتنی لاگت آئی ہے، اس کا ٹھیکہ کس کس فرم یا فرد کو دیا گیا ہے اور یہ کام کب مکمل ہوا؟ اس کا جواب آیا کہ یہ منصوبہ 5507 ملین روپے کا ہے۔ مجھے اس کا specific جواب دیا جائے کہ اس حلقے میں یہ کام کتنی لاگت سے ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو ان کا سوال ہے میں نے پہلے بھی اسی کا جواب دیا ہے کہ یہ پراجیکٹ 5507 ملین روپے کا ہے اور آپ اس کو حلقے کے لئے mention نہیں کر سکتے کہ اس حلقے میں کتنی لائننگ ہوئی ہے یا کتنی مٹی ڈلی ہے اور اس میں کیا specification تھی۔ یہ overall ایک پراجیکٹ ہے اس پر یہ نہیں کیا جا سکتا کہ پی پی۔222 کے لئے ایک علیحدہ estimate بنا کر بتایا جائے کہ اس پر کتنا خرچ ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو میں نے LBDC,9-L, L/1-L/9-L-2, Bhawani 5-R, G-D اور گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری نہروں کا ذکر کیا ہے میں نے یہ specific question اس وجہ سے کیا ہے کہ وہاں پر کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا میں آپ سے shortly بات کرتا ہوں کہ وہاں پر نہ کوئی ان کی کوالٹی کو دیکھ رہا ہے، نہ ان کی کوالٹی کو measure کر رہا ہے۔ لائننگ بعد میں ہوتی ہے پہلے ٹوٹ جاتی ہے اور میں نے اس کی تصویریں several times اس پراجیکٹ کے PD کو دکھائیں جس کا یہ impression دے رہے ہیں کہ یہ ٹھیکہ لینے والی فرم کا نام LAC اور NEIE (چائنا اور پاکستانی

فرموں کا اشتراک ہے) ہمیں تو وہاں پر کوئی چائنا فرم نظر نہیں آئی بلکہ وہاں پر ایک لیاقت اینڈ کمپنی ہے جس نے کام آگے submit کئے ہوئے ہیں۔ آپ وہاں جا کر کام کی کوالٹی دیکھ لیں، وہاں پر نہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ کس ڈگری پر موگے لگا رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ 94 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کو ملا تھا، سیکرٹری صاحب سے ملا تھا اور میں ایک دفعہ نہیں بلکہ several times مل چکا ہوں میں نے کہا کہ میرے حلقے میں آج تک موگے ہی نہیں لگائے گئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے پانی ٹیل تک پہنچانا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ possible ہی نہیں ہے کیونکہ جو کام کیا ہے وہ immaterial ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کر سکتا ہوں، مجھے بتائیں تاکہ میں ان سے پوچھ سکوں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر کام نہیں ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کام نہیں ہو رہا ہے اور کوالٹی بھی نہیں دیکھی جا رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر substandard کام ہو رہا ہے، کوئی دیکھنے والا نہیں ہے اور کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جس طرح سے ہمارے ممبر صاحب فرما رہے ہیں یہ چائنا اور پاکستانی اشتراک ہے اور NEIE-LAC کے نام سے joint venture ہے۔ جس طرح کہا گیا کہ ایک joint venture بنا ہے اس کی pre-qualification ہوئی ہے، پھر ایک competition میں کام ایوارڈ ہوا ہے۔ وہ joint venture ان دونوں کمپنیز کا ہے۔ جو sublet کی بات کر رہے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ نے کسی کو officially اجازت نہیں دی ہوئی ہے کہ وہ sublet کر سکیں کیونکہ face پر وہی کمپنیز آ رہی ہیں۔ جہاں تک انہوں نے کوالٹی کی بات کی ہے تو نیسپاک کو کوالٹی چیک کرنے کے لئے consultancy دی ہوئی ہے اور وہ باقاعدگی سے چیک کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر کے جو خدشات ہیں انہیں clear کرنے کے لئے یہ بالکل میرے پاس آئیں ویسے یہ پہلے بھی میرے سے رابطے میں رہتے ہیں، میری کئی دفعہ ان سے میٹنگز ہوئی ہیں۔ ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں، کوئی specific کام ہے جس میں یہ سمجھتے ہیں کہ کہیں کوتاہی ہو رہی ہے یا کام کی

کوالٹی ٹھیک نہیں ہے، ابھی یہ کام complete نہیں ہوا یا یہ کام complete یا handover ہو گیا ہو، ابھی تک ٹھیکیدار ہی کام کر رہا ہے اور construction company کام کر رہی ہے تو ذمہ داری اس کی ہے اگر خدانخواستہ کوئی مسئلہ بنتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ مزید ہدایت کر دیں کہ مٹیریل میں کوئی اس قسم کی بات نہیں ہونی چاہئے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہمیت کا حامل سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جتنے سوال ہیں میرے لئے سب اہمیت کے حامل ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ پنجاب کے زمینداروں، کسانوں اور اُس ریڑھ کی ہڈی کا سوال ہے جسے ہم زراعت کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، جہاں کہیں خامی ہے آپ اس کی نشاندہی کریں ناں تو میں پھر پوچھوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ بھی ماشاء اللہ زمیندار ہیں اور ہم سب یہاں زمینداروں کی protection کے لئے بیٹھے ہیں۔ منسٹر صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ٹھیکیدار ہیں۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House گزارش کر رہا ہوں کہ اگر یہ کام sublet نہ کئے ہوں، یہ کام کر ہی نہیں رہے۔ یہ immaterial کام ہو رہا ہے، یہ پتا نہیں ہے کہ کیا کام کہاں پر ہو رہا ہے؟ یہ 30۔ جون کو یہ کام مکمل کرنے جا رہے ہیں، آج بھی ساہیوال میں بد قسمتی ہے کہ ہمارے 90 ڈگری پر موگے لگے ہوئے ہیں لیکن فیصل آباد اور جھنگ میں 45 ڈگری پر موگے لگے ہوئے ہیں۔ اس کی وہ وجہ بتائیں تو کیا ہم پنجاب میں نہیں آتے؟

جناب سپیکر: پھر پوچھ لیں، اگر آپ نے پوچھا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بالکل وہاں پر کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ میں آپ کو یہ بھی گزارش کر دوں کہ پہلے سیکرٹری آبپاشی کیپٹن سیف انجم صاحب تھے جس کے پاس سب سے زیادہ visit میں ہی کرتا تھا اس کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ کوئی کام بہتر ہو جائے۔ منسٹر صاحب بھائی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کو ابھی تین مہینے ہوئے ہوں منسٹر بنے اور ان کو بھی سب زیادہ visit میں نے ہی کیا ہو گا۔ PD Irrigation پنجاب کو بھی میں نے visit کیا ہے لیکن کام کوئی نہیں ہوا تو میری یہ گزارش ہے کہ آپ مہربانی کریں یہ بہت ہی اہمیت کا سوال ہے۔ ابھی تو یہ sublet ہی نہیں ہوئے اور وہاں پر sublet لینے والا بندہ کوئی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ ضمنی سوال پوچھنا کم لیکن تقریر زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: Please have your seat.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے ایک چیز کی سمجھ نہیں آئی تھی اور میں چاہ رہی تھی کہ اگر آپ اجازت دیں تو منسٹر صاحب ذرا اس کو explain کر دیں۔ انہوں نے ابھی ایک بیان دیا تھا کہ joint venture سے competition تیز ہوتا ہے۔ joint venture کا جو ہمیں پتا ہے وہ یہ ہے کہ دو کمپنیاں اشتراک سے کام کر رہی ہوتی ہیں یعنی مل جل کر کام کر رہی ہوتی ہیں تو اس میں competition کہاں سے آ گیا؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! شاید انہوں نے پوری بات نہیں سنی۔ میں نے کہا ہے کہ دو کمپنیوں کا اشتراک ہے اور یہ باقاعدہ competition کے through کام ہوا ہے۔ شاید محترمہ میری پوری بات سننا miss کر گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے یہ ان کی بات آ گئی۔ اب جو بات وہ کر رہے ہیں جن کا سوال ہے۔ آپ ان کو satisfy کریں ناں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جہاں تک یہ کوالٹی کی بات کر رہے ہیں تو میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ وہاں پر consultancy firm نیسپاک ہے، وہاں پر role انجینئر کا ہے جس نے کوالٹی چیک کرنا ہوتی ہے اور approval کرنا ہوتی ہے اس کے بعد اس کی payment کا procedure adopt کرنا ہوتا ہے تو یوں ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہے، اریگیشن کے پاس نہیں ہے، وہ consultancy firm کے پاس ہے، اسی کی ذمہ داری ہے، وہ چیک کر رہی ہے اور یہ ایک تھرڈ پارٹی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ مہربانی کریں اور مجھے آگے چلنے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ایسے نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے صرف specific پوچھا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ کیا انہوں نے میری کسی بات پر specific جواب دیا ہے؟ میں نے پوچھا ہے کہ پی ایم یو کے تحت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، (G-D،Bhawani، 5-R, 6-R, 9-L,) پر کام مکمل ہونے کے باوجود پل وہی سو سال پرانی حالت میں ہیں جبکہ نہروں کو پختہ کر دیا گیا ہے جس سے لیول غیر متوازن ہے اور جز (د) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری، (G-D، 9/1-L، Bhawani 5-R) و دیگر نہروں پر پل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں، کتنے پل منظور شدہ ہیں اور جن پلوں کی منظوری نہیں دی گئی خستہ حال ہیں کیا ان کو بھی مکمل کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر! میں نے اس میں specifically گزارش کی ہے اور آپ مہربانی کریں۔ یہ جو چائنا پاک الائنس یا کمپنی ہے یہ 30۔ جون کو چلے جائیں گے اور یہ اپنی payment بھی ساتھ لے جائیں گے۔ یہ جو 94 فیصد کام مکمل کر گئے ہیں یہ کتابوں میں کام مکمل ہے، آپ مہربانی فرمائیں اور میں نے اسی لئے سوال دیا ہے۔ اب آپ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے کمیٹی کے پاس ہی چلے جایا کریں اور پھر میرے پاس آیا کریں۔ آپ کی مہربانی۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! انہوں نے جن bridges کی بات کی ہے اس میں total 24 bridges ہیں جن میں 11 bridges complete ہو چکی ہیں اور 13 bridges پر کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ 13 پلوں کی مرمت کرنی ہے ان میں سے 7 پلوں کی مرمت ہو چکی ہے اور باقی 6 پلوں کی مرمت جلد ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے، آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 8449 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8560 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات R-8 مائنر کی لائننگ سے متعلقہ تفصیلات

*8560: میاں طارق محمود: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ R-8 مائنر / ڈسٹری بیوٹری ضلع گجرات پر لائننگ کا کام دسمبر 2016 تک مکمل ہونا تھا، کیا یہ کام مکمل ہو گیا ہے؟

(ب) اس پر کتنی رقم خرچ ہوئی، کتنی رقم محکمہ کو ملی، کتنی رقم ٹھیکیدار کو ادا کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ج) یہ کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہوا ہے، کتنے فیصد کام مکمل ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کا بقایا کام جلد از جلد مکمل کروانے کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) یہ درست ہے کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے۔

(ب) اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے۔ ابھی تک محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے بقایا رقم 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ موقع پر کام بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کو کام مکمل کرنے کے لئے 17.561 ملین روپے درکار ہیں۔

(ج) یہ کام مندرجہ ذیل آفیسرز / اہلکاروں کی نگرانی ہو رہا ہے۔

1. ایکسیئن گجرات ڈویژن گجرات
2. NESPAK کے انجینئرز
3. سب ڈویژنل آفیسر گجرات سب ڈویژن
4. سب انجینئر چکوڑی سیکشن

ابھی تک 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 60 فیصد کام بقایا ہے۔

(د) محکمہ اس کام کو اسی مالی سال 17-2016 میں مکمل کروانا چاہتا ہے۔ کام کو مکمل کرنے کے لئے حکومت نے محکمہ کو مزید فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کرنے ہیں اگر حکومت نے مطلوبہ فنڈز 17.561 ملین روپے جاری کئے تو بقایا کام 30.06.2017 تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں یہ کہا ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہ ہوا ہے اور نیچے کہتے ہیں کہ اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے۔ ابھی تک محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے بقایا رقم 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ موقع پر کام بھی جاری ہے۔ اس کے علاوہ محکمہ کو کام مکمل کرنے کے لئے 17.561 ملین روپے درکار ہیں۔ انہوں نے یہ کام 2016 میں مکمل کرنا تھا۔ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ فنڈز موجود نہیں تھے اور دوسری جگہ پر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے ہیں تو ان کی کون سی بات درست ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل یہ کام 2016 میں مکمل ہونا تھا اور یہ جو پیسا آنا تھا یہ PSDP کے تحت آنا تھا جو کہ فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ نے ابھی تک اس کے لئے 10 ملین روپے دیئے ہیں۔ باقی پیسا فیڈرل گورنمنٹ سے نہیں آیا اور جیسے فیڈرل گورنمنٹ سے یہ پیسا آئے گا تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال تو میں نے اور کیا ہے، جواب اور آیا ہے۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ 2016 میں کام مکمل ہونا تھا، پیسے بھی ان کے پاس موجود ہیں، یہ کام کب الاٹ ہوا؟ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں اور دوسری جگہ پر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے موجود ہیں۔ آپ ذرا جز (الف و ب) کو ایک دفعہ دیکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! میں پڑھ کر اور دیکھ کر جواب دے رہا ہوں۔ یہ PSDP کی فنڈنگ ہے یعنی پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ہے جو فیڈرل گورنمنٹ کی ہوتی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ سے پیسا ٹرانسفر ہو کر پنجاب میں آتا ہے اور وہ پیسا ٹرانسفر ہو کر نہیں آیا۔ وہ 10 ملین روپے ہے اور جو پیسا آیا ہے وہ لگ گیا ہے۔ اب جونہی باقی پیسا آئے گا تو یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ کہہ رہے ہیں کہ 1.419 ملین روپے محکمہ کے پاس موجود ہیں جبکہ کام موقع پر شروع ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی آواز ان کے پاس پہنچ جاتی ہے۔ آپ ذرا اطمینان سے بات کریں اور ان سے پوچھیں بھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ اب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ایک جگہ پر کہتے ہیں کہ یہ کام دسمبر 2016 کو مکمل ہونا تھا لیکن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ اس کام کی کل لاگت 27.561 ملین روپے ہے اور آگے کہتے ہیں کہ محکمہ کو 10.0 ملین روپے ملے ہیں جن میں سے 8.581 ملین روپے کی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس یہ بات ہے کہ یہ جو ٹھیکیدار ہے جس کو کام الاٹ ہوا ہے اس کی performance security، کیونکہ اس نے competition میں کام لیا۔ انہوں نے 20 لاکھ روپے اس سے جمع کروائے اور جب جون 2016 آیا تو اس میں surrender کیا اور انہوں نے پیسے واپس بھیج دیئے موقع پر کام کیا ہے اور نہ ہی اس کو payment کی۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ ایکسیئن گجرات، نیسپاک کے انجینئر، سب ڈویژنل آفیسر گجرات، سب انجینئر چکوڑی سیکشن، یہ 2016 میں مکمل ہونا تھا اور یہ شروع کب ہوا، یہ راجباہ کیا ہے؟ آپ جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں، راجباہ یہ ہے کہ زمیندار کو جو پانی جا رہا

ہے اس کو بند کر دیا جاتا ہے اور بند کر کے اس کی کھدائی کر کے اس کو نئے سرے سے شروع کر دیا جاتا ہے۔اب وہ دو تین سال زمینداروں کو جو پانی نہیں ملا اس کا کون جوابدہ ہے؟

جناب سپیکر:نقصان ہے، یہ تو ملکی نقصان ہو رہا ہے۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!یہ بتائیں اس کا کون جوابدہ ہے، کیا انہوں نے محکمہ کے لوگوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):جناب سپیکر!دیکھیں جی، محکمہ کی کارروائی جب بنے گی ضرور ہو گی،2کروڑ75لاکھ روپے کا یہ کام تھا اور2کروڑ75لاکھ روپے میں سے ایک کروڑ روپیہ فنڈ آیا ہے جو کہ فیڈرل گورنمنٹ نے دیا ہے۔ایک کروڑ75لاکھ روپے فنڈ ابھی آنا ہے تو وہ جو ایک کروڑ روپیہ آ چکا ہے اس میں سے ان کا40فیصد کام مکمل ہو چکا ہے،یہ جو فرما رہے ہیں کہ محکمہ کے پاس بقایا پیسا ہے تو وہ14لاکھ روپیہ ہے اور وہ کام ہو رہا ہے تو جیسے ہی مزید پیسے آئیں گے آپ کا کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!دوسرا جوان کے خیال میں ہے کہ surrender ہو گیا ہے تو یہ پیسا ایسا ہے کہ کوئی surrender نہیں ہوتا،اگر جون میں ہوتا بھی ہے تو next جو financial year ہوتا ہے say کہ جولائی onward وہ دوبارہ اس سکیم کے تحت اس محکمہ کے پاس پیسا چلا جاتا ہے اور یہ اے ڈی پی کی سکیم سب میں آپ دیکھ لیں لیکن یہ پی ایس ڈی پی کی سکیم ہے، جیسے ہی پیسا آئے گا یہ مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود:جناب سپیکر!پھر وہ زمیندار بے چارے کیا کریں؟اگر2015سے، یہ ذرا ان سے پوچھ لیں کہ کام کب شروع ہوا تھا، وہ زمیندار بے چارے جن کو اتنے عرصہ سے پانی نہیں مل رہا ان کا پھر کیا بنے گا؟

جناب سپیکر:جی،اس کو ذرا expedite کروائیں۔

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):جناب سپیکر!محکمہ اپنے طور پر expedite نہیں کر سکتا،یہ فیڈرل گورنمنٹ سے جو سکیم لے کر آئے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ پیسے دے اور فیڈرل گورنمنٹ سے پیسے آئیں گے تو یہ مکمل ہو گی۔

جناب سپیکر:آپ نے پیسے لینے کا تحرک بھی کیا ہے یا نہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب امانت اللہ خان شادی خیل):جناب سپیکر!فیڈرل گورنمنٹ کو ہم نے لکھا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا وہ زمیندار جس کی اس راجباہ کے اوپر زمین ہے وہ تین سال تک بے کار بیٹھا رہے اور وہ دیکھتا رہے کہ فیڈرل گورنمنٹ سے وہ پیسے آئیں۔ پھر یہ منصوبہ دینے اور زمینداروں کو باہر بٹھانے کی ضرورت کیا تھی کہ اگر ان کے پاس یہ جواب ہے؟ اگر آپ اس جواب سے مطمئن ہیں تو میں مان جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب ان کی بات سنتے ہیں ناں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! جو diversion ہے اس سے ان کو پانی دیا جا رہا ہے۔ اس کی already diversion ہوئی ہے، کام جب شروع ہوا ہے تو ظاہری بات ہے کہ اس نہر کو divert کرنا تھا تو main channel پر کام ہونا تھا۔ اب جو diversion ہے وہ چل رہی ہے، اس پر پانی دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلو، لوگوں کو تھوڑا بہت پانی مل رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ جواب بالکل غلط ہے۔ زمینداروں کو پانی نہیں مل رہا، diversion بنی ہوئی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی proper حل ہے۔ میں آپ کو صرف یہ بتاتا ہوں کہ یہ جو نیسپاک اس کے ساتھ attach کی ہوئی ہے۔ ہم سب کو پیسے تو دے رہے ہیں، ہم سب کو حصہ دے رہے ہیں لیکن موقع پر کام کوئی نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایک منٹ میں ایک بات بتاتا ہوں۔ ایک انگریز نے گھوڑا رکھا ہوا تھا، اس گھوڑے پر خرچ کرنے کے لئے جتنے وہ پیسے اپنے ملازم کو دیتا تھا وہ ملازم ان پیسوں میں سے آدھے پیسے کھا جاتا تھا اور آدھے گھوڑے کے اوپر خرچ کرتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ انگریز آیا، اس نے پوچھا کہ جتنے پیسے میں گھوڑے پر خرچ کرنے کے لئے دیتا ہوں وہ تو اس پر خرچ نہیں ہو رہے، اس نے ایک اور ملازم رکھ دیا، جب وہ ملازم شام کو آیا اور اس نے پہلے والے ملازم سے پوچھا کہ کیا کرتے ہو؟ اس نے یہ کہا کہ میں آدھے پیسے گھوڑے کو کھلاتا ہوں اور آدھے خود کھا جاتا ہوں۔ اس نے کہا کہ میرا کیا بنے گا؟ اس نے جواب دیا کہ جو میں کھا رہا ہوں اس میں سے میں نے آپ کو کچھ نہیں دینا، جو بقایا ہے اس میں سے بات کرو کہ آپ نے کیا حصہ لینا ہے، اس نے کہا کہ پھر اس میں سے آدھا مجھے دے، وہ جو بقایا تھا اس نے اس میں سے آدھا حصہ لینا شروع کر دیا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نیسپاک کو کہہ رہے ہیں، یہ الفاظ نیسپاک کے لئے ہیں؟

میاں طارق محمود: ایک مہینے کے بعد پھر وہ انگریز آیا اس نے گھوڑے کو دیکھا تو ایک ملازم اور رکھ دیا، اس نے کہا کہ کیا کرتے ہو، چوتھا حصہ وہ کھا گیا۔

جناب سپیکر! بیسپاک کیا کرے؟ میں اپنے زمینداروں کی بات بتا رہا ہوں جو میرے پاس آکر روتے ہیں، جن کا کاروبار ٹھپ ہو گیا ہے وہ کہتے ہیں کہ خدا کے لئے اریگیشن والوں سے ہماری جان چھڑوا دیں، منسٹر صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں، منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب کو اصل کہانی کا کچھ پتا نہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحقیقات کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ساری کی ساری جو زیادتی ہے اگر یہ سمجھتے ہیں کہ چار سال تک زمیندار کو پانی نہ ملے اور زمیندار بے چارہ بیٹھا رہے تو جو آپ فیصلہ کرتے ہیں وہ مجھے منظور ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا متبادل انتظام انہوں نے کیا ہوا ہے۔ بقول ان کے پانی لوگوں کو مل رہا ہے، یہ نہیں کہ پانی وہاں پر بند کیا ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آ جائیں اور دیکھ لیں، اگر وہاں پر کوئی متبادل حل ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرا کام تو نہیں ہے۔ آپ منسٹر صاحب کو دعوت دیں، یہ آپ کے پاس آ جائیں گے اور خود دیکھ لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ یقین جانیں یہ بہت ہی غلط issue ہے۔ میں تو آپ کا اس کے اوپر کوئی فیصلہ ضرور چاہوں گا۔ یہ وہ سوال ہے کہ جس میں چار سال ہو گئے ہیں زمیندار کو پانی نہیں ملا۔

جناب سپیکر: آپ ان کے ساتھ کوئی پروگرام رکھیں، ایک دو دن میں یا دس دن میں، اب تو رمضان شریف آ رہا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ وہ سوال ہے کہ جس پر اگر آپ زمینداروں کے حقوق کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے اوپر ضرور کمیٹی بنائیں اور یہ دیکھیں کہ کون لوگ ہیں جو اس طرح کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ سارے کیمیٹیوں میں ہی جائیں۔

میاں طارق محمود: چلو، تو آپ کی مرضی۔

جناب سپیکر: آپ ان کو satisfy کریں۔ اس میں جو محکمہ کوتاہی کرے اس کا آپ نوٹس لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! بالکل یہ میرے پاس آئیں، میرے ساتھ بیٹھیں، ان کے جو خدشات ہیں وہ ان کو دکھاتے ہیں، ان کو بٹھا کر سمجھاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8496 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جلو پارک سے متعلقہ تفصیلات

*8496: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ کتنا ہے۔ اس کے سال 16۔2015 اور 17۔2016 کے کل اخراجات کتنے ہیں؟

(ب) اس کی دیکھ بھال کے لئے ملازم کے نام، اور عہدہ بیان فرمائیں؟

(ج) اس میں کون کون سے جانور / پرندے ہیں۔ ان کے ان دو سالوں کے اخراجات بتائیں ان کے لئے کیا کیا اشیاء / فوڈ آئٹم خرید کی گئیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس پارک کے گراونڈز کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ہ) اس پارک کی مشینری کون کون سی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) جلو وائلڈ لائف پارک کا کل رقبہ 43 ایکڑ ہے۔ خرچہ دوران 16۔2015 مبلغ 27595108/۔ روپے خرچہ دوران سال 17۔2016 (ماہ فروری تک) مبلغ 18831466/۔ روپے ہے۔

(ب) فہرست ملازمین وعہدہ جدول (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فہرست جانوران وپرندگان جدول (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اخراجات فیڈ جانوران وپرندگان عرصہ دو سال

عرصہ	اخراجات
2015-16	9199910روپے
2016-17(ماہ فروری تک)	6997104روپے

ان کی خوراک چوکر، مکئی، چنے، سبز چارہ، پولٹری فیڈ، پھل، دودھ اور گوشت وغیرہ ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گراؤنڈز کی حالت خراب نہ ہے۔

(ہ) اس پارک میں مشینری درج ذیل ہے:

1۔ ایک عدد ٹریکٹر 2۔ ایک عدد ہل
3۔ ایک عدد لان موور 4۔ ایک عدد ٹرالی
5۔ تین عدد انکیوبیٹر 6۔ ایک عدد جنریٹر،
7۔ دو عدد لفٹنگ پمپ 8۔ تین عدد انجیکٹر پمپ
9۔ ٹیوب ویل

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (ج) میں مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں پر 43 قسم کے جانور اور پرندے جو ہیں ان کی افزائش ہو رہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے جاننا چاہوں گی کہ 43 قسم کے جو جانور اور پرندے بتائے گئے ہیں کیا یہ ان کی دو سال کی تعداد بتائی گئی ہے یا یہ 43 کی تعداد کو throughout maintain رکھا جاتا ہے یا اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے سن لیا ہے تو بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جز (ج) کا دوبارہ سوال دہرا دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ جو وائلڈ لائف پارک ہے اس میں کون کون سے جانور اور پرندے ہیں، ان کے دو سالوں کے اخراجات بتائیں اور ان میں کیا کیا اشیاء یا فوڈ آئٹمز جو ہیں وہ خریدی جاتی ہیں؟ اس کا مجھے جواب جو دیا گیا ہے میں جاننا چاہ رہی ہوں کہ دو سال کے

اندر یہ پرندوں اور جانوروں کی جو 43 کی تعداد بتائی گئی ہے یہ maintain رہتی ہے یا اس میں کوئی کمی بیشی بھی ہوتی ہے کیونکہ اخراجات جو بتائے گئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور اگر 43 کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی ہے تو اخراجات میں بھی تو کمی بیشی ہونی چاہئے۔ایک پرندہ جو ہے اگر اس کی افزائش ہوتی ہے، اس کے بچے ہوتے ہیں تو اخراجات بڑھنے چاہئیں اور اگر کوئی جانور یا پرندے مر جاتے ہیں تو اخراجات کم ہونے چاہئیں تو ایک جیسے اخراجات کیوں آرہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ موجودہ صورتحال جو ہے وہ اسی طرح ہے، آج کی انہوں نے تفصیل مانگی ہے اور جو تفصیل ہے وہ ان کے گوش گزار کر دی گئی ہے کہ آج کی صورتحال یہ ہے، maintain ایک وقت تو نہیں رہ سکتی، دنیا میں بندہ رہ سکتا اور نہ پرندہ رہ سکتا ہے۔اخراجات میں کمی بیشی آتی رہتی ہے لیکن آج کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اخراجات فیڈ جانوران و پرندگان عرصہ دو سال، یہ مجھے جو تفصیل دی گئی ہے اس میں 16-2015 میں 91,99,910 روپے خرچ ہوئے ہیں، 17-2016 ماہ فروری تک کی جو تفصیل ہے اس میں 69,97,104 روپے خرچ ہوئے ہیں۔یعنی اگر ہم جون تک جائیں گے تو میرا خیال ہے کہ اخراجات جو ہیں وہ 91 لاکھ سے زیادہ ہو جائیں گے۔اگر جانور مر جاتے ہیں تو پھر تو اخراجات بہت کم ہونے چاہئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس کا باقاعدہ ٹینڈر ہوتا ہے اور اس میں جس طرح کا معاملہ ہوتا ہے کمی بیشی آتی رہتی ہے۔ باقاعدہ ٹینڈر ہوتا ہے، اس میں جانور کے مرنے اور پیدا ہونے کی وجہ سے کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اب آپ دیکھ لیں اور خود ہی بتا دیں کہ مجھے اگر اس سوال کا جواب نہیں ملتا تو میں کیسے اگلے سوال پر جاؤں۔کیا میرے سوال کا ٹھیک جواب دیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! محترمہ کا fresh question بنتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! fresh کہاں سے ہو گیا؟ میں نے تو صرف ایک simple سی بات پوچھی ہے کہ اگر جانور مر جاتے ہیں تو پھر اخراجات میں کمی ہونی چاہئے وہ کمی کیوں نہیں ہوئی کیونکہ آپ ہر سال حکومت سے ایک same budget لے رہے ہیں۔ اگر جانوروں میں کمی ہوتی ہے تو جو پیسے بچ جاتے ہیں کیا وہ حکومت کو واپس کرتے ہیں یا محکمہ اپنے پاس رکھتا ہے اور کہاں خرچ کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جو پیسے بچ جاتے ہیں وہ surrender ہو جاتے ہیں اور واپس آ جاتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اگر محترمہ کو ایک ایک دن کے اخراجات اور کمی بیشی کی تفصیل درکار ہے تو ہم انہیں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کو چھوڑ دیں، اگلا سوال لے لیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں دو سال wait کروں یا پھر یہ چائنا کے حوالے کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا، آپ اس پوزیشن میں ہوں گے کہ آپ خود ہی کر لیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: معزز پارلیمانی سیکرٹری سے تو جواب نہیں دیا جا رہا، ہر چیز چائنا کے حوالے ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8647 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں انجینئرنگ اکیڈمی میں تربیت سے متعلقہ تفصیلات

*8647: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان اکیڈمیز میں اس وقت کتنے انجینئرز کو تربیت دی جا رہی ہے؟

(ج) ان اکیڈمیز میں صرف حاضر سروس سرکاری ملازم انجینئرز کو تربیت دی جاتی ہے یا دیگر کو بھی تربیت دی جاتی ہے؟

(د) ان اکیڈمیز میں انجینئرز کو کس کس skill کی تربیت دی جاتی ہے؟

(ہ) ان اکیڈمیز کے سال 15-2014 اور 16-2015 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) ان اکیڈمیز میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، ان میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں خالی ہیں جو ٹیچرز ان میں کام کر رہے ہیں ان کے لئے کیا تعلیمی قابلیت اور تجربہ درکار ہے؟

(ز) ان اکیڈمیز میں کون کون سی مشینری برائے تربیت موجود ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب اپنی طرز کا واحد ادارہ ہے جو کہ انجینئرز کی دوران سروس اور آغاز ملازمت تربیت کا کام سرانجام دے رہا ہے۔ اکیڈمی ایک خود مختار ادارہ ہے جو کہ محکمہ آبپاشی پنجاب گورنمنٹ کے انتظامی کنٹرول کے تحت ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں کام کر رہا ہے۔

(ب) اکیڈمی ہذا میں اس وقت بیس ایگزیکٹو انجینئرز (BS-18) زیر تربیت ہیں۔ اکیڈمی میں ہر مالی سال کے دوران گورنمنٹ پنجاب کے انجینئرنگ، محکمہ جات کے انجینئرز کو ایک آغاز ملازمت اور تین دوران ملازمت تربیتی کورس کرواتی ہے۔ ہر کورس میں تقریباً 36 انجینئرز کو تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ یوں پورے سال میں پندرہ انجینئرز کا لازمی تربیتی کورس کروائے جاتے ہیں جو کہ اگلے سکیل میں ترقی کے لئے معاون ثابت ہوتے ہیں۔

(ج) جی ہاں! اکیڈمی میں صرف حاضر سروس انجینئرز کو ہی تربیت دی جاتی ہے۔

(د) ان تربیتی کورسز میں انجینئرز کو ان کی پیشہ ورانہ مہارت کے علاوہ انتظامی امور، محکمانہ اور ملکی قواعد وضوابط، نظریہ پاکستان، اسلامی تعلیمات، بین الاقوامی امور، آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اکنامکس اور پراجیکٹ مینجمنٹ سے آگاہی کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور کے اخراجات برائے مالی سال 15-2014 اور 16-2015 کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	اخراجات
2014-15	29,680,964 روپے
2015-16	38,416,449 روپے

(و) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں کل ملازمین کی تعداد 86 ہے جس میں آٹھ عدد ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں ہیں اور کوئی اسامی خالی نہیں۔ ان اسامیوں کے لئے انجینئرنگ کی ڈگری کے ساتھ تجربہ ضروری ہے۔

(ز) گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور میں تربیت مہیا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مشینری موجود ہے:

1۔ کمپیوٹر 2۔ آڈیو ویژول سسٹم
3۔ سروے آلات 4۔ ملٹی میڈیا وغیرہ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ٹھوکر نیاز بیگ پر ایک اکیڈمی واقع ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور کے اندر صرف ایک ہی اکیڈمی ہے یا اس کے علاوہ بھی کوئی اکیڈمیاں ہیں چونکہ جواب میں مجھے ایک ہی اکیڈمی بتائی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! لاہور میں ایک ہی اکیڈمی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے دوسرا ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ جز (د) میں بتایا گیا ہے کہ اس اکیڈمی میں ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں بھی ہیں اور ان کو تعلیمی قابلیت اور تجربے کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ٹریننگ دینے کے لئے اکیڈمی میں جو ٹیچر رکھا جاتا ہے اس کا تجربہ کتنے سال کا ہونا چاہئے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! اکیڈمی میں ٹیچرز کی آٹھ permanent posts ہیں جن پر ٹیچر تعینات ہیں اور پرنسپل گریڈ 20 کا ہوتا ہے اور اسی طرح باقی ٹیچرز انجینئرز ہوتے ہیں جو تقریباً چیف انجینئر لیول کے ہوتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ اس post کے لئے کتنے سال کا تجربہ درکار ہے؟ نوکری کے اندر اس فیلڈ کے اندر محکمے میں جہاں پر ٹریننگ دے رہے ہیں اس میں کتنے سال کا تجربہ درکار ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محترمہ کا یہ fresh question بنتا ہے۔ مجھے ابھی exact تجربے کا نہیں پتا کہ ان کو دس یا پندرہ سال کا تجربہ چاہئے لیکن وہ چیف انجینئرز لیول کے ہوتے ہیں جو وہاں پر ٹیچرز appoint ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان میں سے کسی کی کوئی qualification بتا سکتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! چیف انجینئر سینئر انجینئر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جواب میں گورنمنٹ انجینئرنگ اکیڈمی پنجاب لاہور کے اخراجات بتائے گئے ہیں۔ اگر ان کی average نکالیں تو یہ تقریباً پچیس لاکھ روپے بنتی ہے یعنی اگر ہم ایک انجینئر کو تربیت دیتے ہیں یا پڑھاتے ہیں تو اس پر پچیس لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ یہ ٹوٹل 86 ملازمین ہیں اور ٹوٹل رقم 3 کروڑ 84 لاکھ روپے بتائی گئی ہے تو ان کا کیا حساب بنتا ہے کس طریقے سے اسے divide کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محترمہ جو فی انجینئر کا کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ different کورسز اور different cadre پر different خرچہ آتا ہے، ایک لاکھ، 50 ہزار روپے سے لے کر 4 لاکھ، 50 ہزار روپے تک ان پر خرچہ آتا ہے اور یہ different weeks کے کورسز ہوتے ہیں۔ محترمہ جو 28 یا 38 ملین روپے کی رقم کہہ رہی ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس میں مستقل ملازمین کی boarding lodging سارا کچھ شامل ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آخری ضمنی سوال کرنا چاہوں گی کہ یہ جو انجینئرنگ اکیڈمی ہے چند سال قبل اس کا بہت بڑا ایریا تھا۔ میں ایوان اور اپنی ذاتی معلومات میں اضافے کے لئے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب اس اکیڈمی کو بہت مختصر کر دیا گیا ہے اور اس کا باقی تمام رقبہ سڑک میں لے لیا گیا ہے۔ کیا حکومت کی طرف سے محکمہ آبپاشی کو اس زمین کا معاوضہ دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: پبلک کے interest میں جو کام ہو اس کے لئے رقبہ دیا جا سکتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محکمے کی اراضی ہے اور اسے سڑک میں لے لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وضاحت کر دیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس زمین میں محکمہ آبپاشی کا بہت بڑا پارک تھا جسے ختم کر کے غیر ضروری سڑک بنا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا یہ سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 8531 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8531: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ ڈویژن میں محکمہ جنگلات کا رقبہ ضلع وار کتنا کتنا ہے؟

(ب) ان اضلاع میں کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنا رقبہ غیر آباد / بنجر ہے؟

(ج) ان اضلاع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان اضلاع کے انچارج صاحبان کے نام اور عہدہ جات بتائیں؟

(د) ان اضلاع میں سال 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی؟

(ہ) ان اضلاع میں محکمہ جنگلات کتنے رقبہ پر آئندہ شجرکاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن، گوجرانوالہ میں ضلع وار رقبہ جات درج ذیل ہیں:

ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد	کل رقبہ
4898 ایکڑ	1624 ایکڑ	6522 ایکڑ

(ب) ان اضلاع میں جن رقبہ پر جنگل / غیر آباد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ضلع گوجرانوالہ

جنگل	دریابُرد	خالی رقبہ
2458 ایکڑ	2440 ایکڑ	-Nil-

حافظ آباد

جنگل	دریابُرد	خالی رقبہ
1156ایکڑ	468ایکڑ	-Nil-

(ج) ان اضلاع میں کام کرنے والے ملازمین انچارج افسران کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ضلع گوجرانوالہ	ضلع حافظ آباد
1۔	محمد حفیظ نائب مہتمم جنگلات گوجرانوالہ	- نائب مہتمم جنگلات حافظ آباد
2۔	شفقت اقبال امین جنگلات کاموںکی	مظہر ریاض راجہ امین جنگلات پنڈی بھٹیاں
3۔	فارسٹرز=12	فارسٹرز=03
4۔	فارسٹ گارڈز=55	فارسٹ گارڈز=18

(د) ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد سال16۔2015اور17۔2016 میں کی گئی شجرکاری پر درج ذیل خرچ ہوا۔

2015-16

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	-/2901500	-/611927
حافظ آباد	-/987500	-Nil-

(2016-17 upto 04/2017)

ضلع	ڈویلپمنٹ	نان ڈویلپمنٹ
گوجرانوالہ	-/1646420	-/4044414
حافظ آباد	-/646500	-/1261950

(ہ) اگر حکومت پنجاب گوجرانوالہ فارسٹ ڈویژن کو نئی شجرکاری کے لئے فنڈ مہیا کرے گی تو جو بھی سکیم پاس ہوگی اس کے مطابق رقبہ سرکار پر شجرکاری کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ضمنی سوال کے لئے کون سے جز پر جا رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(د) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد کے لئے ڈویلپمنٹ فنڈز ہیں، نان ڈویلپمنٹ فنڈز بھی ہیں لیکن میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا باقی اضلاع کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے؟

جناب سپیکر: آپ نے ڈویژن کی بات پوچھی ہے وہ بتا رہے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جن اضلاع کے لئے فنڈز ہیں ان کی تفصیل معزز ممبر کو دے دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال دیکھ لیں اور اس کی تفصیل دے دیں پھر دیکھتے ہیں؟ سوال تھا کہ ان اضلاع میں سال 16-2015 اور 17-2016 میں کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع گوجرانوالہ اور ضلع حافظ آباد میں سال 16-2015 میں کی گئی شجرکاری پر درج ذیل ڈویلپمنٹ اور نان ڈویلپمنٹ رقم خرچ کی گئی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ باقی اضلاع کے فنڈز کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گجرات، منڈی بہاؤالدین سیالکوٹ اور نارووال کی تفصیل ان کو دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس میں جواب کیا دیں گے؟ جب آپ سے گوجرانوالہ ڈویژن کے متعلق سوال کیا ہے تو آپ کو جواب دینا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! دراصل دو اضلاع کے لئے پرنٹ ہوا ہے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ یہ ڈویژن کے متعلق معلومات لی گئی ہیں لیکن ابھی تک ملی نہیں ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ جونہی معلومات ملتی ہیں معزز ممبر کو پیش کر دوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور کمیٹی دو ماہ کے اندر اندر اس بابت اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8795 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عباسیہ لنک کینال میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پنجند ہیڈورکس سے عباسیہ لنک کینال میں پانی چھوڑنے کا کب فیصلہ ہوا اور کس اتھارٹی نے کیا، اس کینال کی پانی کی کپیسٹی کتنی ڈیزائن ہوئی اور فیصلہ کے تحت کتنا پانی چھوڑا جاتا ہے اس پر کتنے غیر قانونی اور قانونی موگہ جات ہیں نیز اس نہر کے علاقہ میں جو سیم اور تھور آیا ہے اس سے کتنی زمین خراب ہوئی ہے اور اس کو ٹھیک کرنے کا محکمہ کے پاس کیا منصوبہ ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

پنجند ہیڈ ورکس سے عباسیہ کینال میں پانی چھوڑنے کا فیصلہ 2003 میں محکمہ انہار نے کیا۔ اس کینال کی ڈیزائن کپیسٹی 5600 کیوسک ہے اور اس کینال میں زیادہ سے زیادہ 5300 کیوسک تک پانی چھوڑا جا تا رہا ہے۔

عباسیہ لنک کینال کو واپڈا سکارپ نے 1992 میں تعمیر کیا۔ بوجہ عباسیہ لنک کی الائنمنٹ 4830/6066 ایکڑ رقبہ جو عباسیہ کینال سے سیراب ہوتا تھا cut off ہو گیا جس کے لئے محکمہ نے 10 جھلاری موگہ جات

RD. 7/R, 38/L, 55/L,74200/L,95800/L,103+000/L,
105+000/L,183+000/L,222+557/L,219+500/L

منظور کئے اور اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔ عباسیہ لنک کینال کے بائیں طرف چولستان ہے۔ سالانہ اوسطاً 30-35 مختلف مقامات سے بذریعہ لفٹ پمپ پانی چوری کی رپورٹ ہوئیں جس پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس کی بدولت پانی چوری میں واضح کمی واقع ہوئی ہے۔ اس نہر کے علاقے میں 61153 ایکڑ زمین سیم و تھور سے متاثر ہوئی۔ سیم زدہ رقبہ کو قابل کاشت لانے کے لئے فزیبلٹی رپورٹ پر بذریعہ کنسلٹنٹ Punjab Irrigated Agricultural Project(PIAP) کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ جس میں ڈسٹرکٹ رحیم یار خان (پنجند کینال کمانڈ ایریا) کا رقبہ تقریباً 22560 ایکڑ اور ڈسٹرکٹ بہاولپور / رحیم یار خان میں عباسیہ کینال / لنک کینال کے کمانڈ ایریا کا

38593 ایکڑ رقبہ قابل کاشت لایا جائے گا۔ فزیبلٹی رپورٹ کی روشنی میں آئندہ سال 18-2017 ADP میں درج ذیل دو کام شامل کئے گئے ہیں۔

1. Mitigation of waterlogging in District Rahimyarkhan
2. Reclamation of waterlogged area in command area of Abbasia Canal .

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ:

"اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اس نہر کے اُوپر غیر قانونی موگہ جات موجود ہیں۔ میرے ایک ہمسائے زمیندار ارتضیٰ گیلانی کا دو ایکڑ پر باغ ہے۔ وہاں اس نہر کے اُوپر ایک غیر قانونی موگہ تقریباً نہر کے برابر ہے اور میرے اپنے اندازے کے مطابق اس میں آٹھ یا دس کیوسک پانی جاتا ہے۔ اس غیر قانونی موگہ کی وجہ سے ارتضیٰ گیلانی کے باغ میں waterlogging ہو گئی اور اس کا پورا باغ برباد ہو گیا ہے۔ میں چیف انجینئر کے پاس گیا اور ان سے اس بابت بات کی، اس کے بعد میں نے خود اس جگہ کا visit کیا، اس کی ویڈیو بھی بنائی اور یہ ویڈیو چیف انجینئر صاحب کو دکھائی۔ فوری طور پر اس پر ایکشن ہوا اور اس موگہ کو بند کر دیا گیا لیکن پندرہ بیس روز کے بعد یہ موگہ دوبارہ کھول لیا گیا۔ اس نہر پر ایک نہیں بلکہ ایسے کئی غیر قانونی موگہ جات ہیں۔ محکمہ نے اس ایوان میں جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط اور ملی بھگت سے دیا گیا ہے کیونکہ جو غیر قانونی موگہ جات لگائے جاتے ہیں محکمہ ان کے عوض پیسے وصول کرتا ہے یعنی اس نہر کا پانی فروخت کرتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ غیر قانونی موگہ جات چلتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جائز حقدار اپنے حصے کے پانی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ میں نے یہ سارا معاملہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ سوال دیا ہے۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ:

"اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہیں ہیں۔"

جناب سپیکر! میں اس statement کو پوری ذمہ داری کے ساتھ چیلنج کرتا ہوں۔ میں advance پیش بندی بھی کر رہا ہوں کہ یہ پورا زور لگالیں لیکن ان غیر قانونی موگہ جات کو بند نہیں کروا سکیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ معزز ممبر کا چیلنج قبول کرتے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے یہ statement دی گئی ہے کہ اس نہر پر کوئی غیر قانونی موگہ جات نہیں ہیں لیکن وہاں سے جو reports آ رہی ہیں ان کے مطابق بالکل ایسا ہی ہے کہ وہاں پر غیر قانونی موگہ جات چل رہے ہیں۔ اس معاملے کو ہم نے already take up کیا ہوا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس issue کو بہت جلد resolve کروالیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی مکمل رپورٹ لیں اور آپ آٹھ دن کے اندر اندر اس معاملے کو resolve کر کے ایوان میں رپورٹ پیش کریں گے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ان غیر قانونی موگہ جات کو آٹھ دن کے اندر بند نہ کروا سکے تو پھر direction دیں کہ یہ میرے ساتھ چلیں گے اور میں ان کو اس نہر کا visit کراؤں گا اور دکھاؤں گا کہ کہاں کہاں پر یہ غیر قانونی موگہ جات نکالے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال محکمہ جنگلات کے رقبہ کے متعلق تفصیلات

*8571: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کہاں کہاں واقع ہے کتنی اراضی پر جنگلات اور کتنی خالی پڑی ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات نے ضلع ساہیوال میں اس وقت کتنی اراضی لیز پر کس کس کو دی ہے اور سال وار اس اراضی سے کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(د) ضلع ساہیوال میں کتنی زمین محکمہ جنگلات کی ناجائز قابضین کے قبضہ میں کتنے عرصہ سے ہے اب تک یہ اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جا سکی مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع ساہیوال میں لگائے گئے جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام/قسم جنگلات	کل رقبہ	خالی رقبہ	محل وقوع
1۔	چیچہ وطنی پلانٹیشن	(11531.70ایکڑ)	1855ایکڑ	چیچہ وطنی شہر کے ساتھ ایل بی ڈی سی اور لاہور کراچی ریلوے لائن کے درمیان واقع ہے۔
2۔	کینال سائیڈ	(827کلومیٹر)	508کلومیٹر	LBDC برجی نمبر 255 تا 547اور اس میں سے نکلنے والے دیگر راجباہ جات۔
3۔	روڈ سائیڈ	(211کلومیٹر)	125کلومیٹر	کمالیہ بورے والا روڈ بہاولنگر عارف والا روڈ ساہیوال پاکپتن روڈ ساہیوال نور شاہ روڈ
4۔	ریل سائیڈ	(58کلومیٹر)	-----	لاہور کراچی ریلوے لائن گیمبر تا میاں چنوں

(ب) ضلع ساہیوال میں مروجہ قوانین کے تحت جنگلات کی اراضی کسی دیگر مقصد کے لئے لیز پر نہ دی جا سکتی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں جنگلات کی کوئی اراضی لیز پر نہ دی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر کہیں بھی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟ محکمہ نے اس کا جو جواب دیا ہے اسے پڑھ لیں اگر آپ اس سے مطمئن ہیں تو پھر میں بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال پوچھیں، آپ جو کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ پوچھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا ہے کہ محکمہ جنگلات کا اراضی لیز پر دینے کا کیا طریق کار ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ضلع ساہیوال میں مروجہ قوانین کے تحت جنگلات کی اراضی کسی دیگر مقصد کے لئے لیز پر نہ دی جا سکتی ہے حالانکہ میں نے ضلع ساہیوال کی بابت نہیں پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ جہاں رہتے ہیں کیا اس ضلع کی بات نہیں کرنا چاہتے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب میں ضلع ساہیوال یا اپنے حلقہ پی پی-222 کی بات کرتا ہوں تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کوئی specific question کریں۔ اب میں نے محکمہ کی پالیسی پوچھی ہے کہ محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کی پالیسی کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ معزز ممبر کو محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر دینے کی پالیسی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دی جاتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ محکمہ جنگلات کی اراضی لیز پر نہیں دیتے لیکن ناجائز قبضے کروا دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محکمہ ناجائز قبضے واگزار کروانے کے لئے ضرور تحرک کرتا ہوگا۔ کیا محکمہ جنگلات کی اراضی پر کوئی ناجائز قبضے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ معزز ممبر ناجائز قبضہ کی نشاندہی فرما دیں تو ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ناجائز قبضہ کی نشاندہی کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ 1855 ایکڑ زمین خالی ہے۔ کینال سائیڈ پر 508 کلو میٹر زمین available ہے۔ ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے پاس کل 827 کلو میٹر زمین ہے اس میں سے 508 کلو میٹر زمین خالی پڑی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ صرف 319 کلو میٹر زمین انہوں نے engage کی ہوئی ہے۔ روڈ سائیڈ پر

محکمہ کے پاس ضلع ساہیوال میں کل 211 کلو میٹر رقبہ ہے جس میں سے 125 کلو میٹر رقبہ خالی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ جنگلات نے جو زمین engage کی ہوئی ہے وہ کس مقصد کے لئے engage کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! محکمہ نے یہ زمین plantation کے لئے engage کی ہو گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ زمین plantation کے لئے engage کی گئی ہے تو پھر باقی زمین کو engage کیوں نہیں کرتے، یہ انتہائی زرخیز اور قیمتی زمین خالی کیوں پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جو رقبہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر بھی درخت لگائے جائیں گے۔ یہ زمین شجرکاری کے لئے رکھی گئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر محکمہ نے اس خالی زمین کو تاریخ میں کبھی کسی مقصد کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کا مجھے بتا دیا جائے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہاں جواب میں جو زمین یا رقبہ خالی ظاہر کیا گیا ہے وہ موقع پر خالی نہیں ہے۔ آپ بے شک اپنا کوئی نمائندہ بھیج کر چیک کروا لیں۔ یہ ساری زمین ناجائز قابضین کے قبضے میں ہے۔ محکمہ جنگلات نے اس زمین کو اپنی آمدن کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ ان کے F.O اور بلاک افسر نے خود اس زمین کو ناجائز طور پر ٹھیکے پر دیا ہوا ہے۔ یہ زمین محکمہ نے ٹھیکے پر نہیں دی بلکہ وہاں کے بلاک افسر اور F.O اپنے طور پر یہ زمین لوگوں کو ٹھیکے پر دے دیتے ہیں۔ کیا محکمہ اس زمین کو واگزار کروانے کے لئے کوئی تحرک کرنا چاہتا ہے؟

جناب سپیکر: اس طرح سے پرائیویٹ لوگوں کو یہ زمین ٹھیکے پر دی جا سکتی ہے اور نہ ہی یہ دیتے ہوں گے۔ میرا خیال ہے کہ یہ زمین سبزی کاشت کرنے کے لئے دے دیتے ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محکمہ نے تو جواب دیا ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین لیز پر نہیں دی جاتی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ معزز ممبر اس کی نشاندہی فرما دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس زمین کو ناجائز قابضین سے واگزار کروا لیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں اتنا معصوم نہیں ہوں کہ اس کی نشاندہی کر دوں۔ کیا میں نے ناجائز قابضین کی نشاندہی کر کے اپنا الیکشن خراب کرنا ہے؟ یہ محکمہ کا کام ہے۔ اس محکمہ کے سیکرٹری بہت کم بولتے ہیں اور ماشاءاللہ پارلیمانی سیکرٹری ان سے بھی کم بولتے ہیں۔ مجھے اس خودکشی کی ضرورت نہیں ہے۔ محکمہ کے افسران، F.O اور بلاک افسران نے مل کر یہ زمینیں پرائیویٹ لوگوں کو دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ اس حوالے سے پارلیمانی سیکرٹری سے ایک میٹنگ کر لیں۔ آپ یہاں نہ بتائیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ میٹنگ کر کے انہیں اس بابت آگاہ کر دیں۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوال نمبر 8960 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ جنگلات کی لکڑی فروخت اور ٹیکس سے متعلقہ تفصیلات

*8960: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ سے لکڑی فروخت کرنے پر پکی لکڑی پر محکمہ ٹیکس وصول کرتا ہے جبکہ کچی لکڑی پر ٹیکس نہ ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر ٹیکس کس ضابطہ کے تحت کن کن علاقوں سے وصول کرتا ہے اور یہ کب سے نافذ ہے؟

(ج) محکمہ جنگلات کا پکی اور کچی لکڑی پر تفریق کا فارمولا کیا ہے اور اس تفریق کو کون سی اتھارٹی فائنل کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) محکمہ جنگلات راولپنڈی سرکل کے دائرہ اختیار میں آنے والے ذاتی ذخیرہ جنگلات سے حاصل شدہ کسی قسم کی لکڑی پر زمینداروں سے ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ ضلع راولپنڈی میں آنے والے ذاتی جنگلات سے گرے پڑے اور سوختہ درختوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا 25 فیصد گزارا فنڈز مہتمم جنگلات (گزارا) وصول کرتا ہے۔ جو کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے

ماتحت ہے۔ یہ رقم محکمہ گزاراجات کے ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے جو کہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) کچی لکڑی پر عموماً (coniferous) نوکیلے پتوں والے جنگلات کے درخت شامل کئے جاتے ہیں اور پکی لکڑی سے مراد چوڑے پتوں والے جنگلات (Hardwood) ہوتے ہیں اس کی تفریق محکمہ جنگلات نہیں بلکہ باٹنی (علم نباتات) کے مروجہ اصولوں کے تحت کی جاتی ہے کچی لکڑی (نرم لکڑی کے جنگلات) عموماً چیڑھ، دیودار، پڑتل وغیرہ ہوتے ہیں اور پکی لکڑی (Hardwood) میں شیشم، کیکر، پھلائی، توت وغیرہ جیسے درخت شامل ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ "محکمہ جنگلات راولپنڈی سرکل کے دائرہ اختیار میں آنے والے ذاتی ذخیرہ جنگلات سے حاصل شدہ کسی قسم کی لکڑی پر زمینداروں سے ٹیکس وصول نہیں کرتا البتہ ضلع راولپنڈی میں آنے والے ذاتی جنگلات سے گرے پڑے اور سوختہ درختوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کا 25 فیصد گزارا فنڈز مہتمم جنگلات (گزارا) وصول کرتا ہے۔ جو کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی کے ماتحت ہے۔ یہ رقم محکمہ گزاراجات کے ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتی ہے جو کہ سرکاری ملازم نہ ہیں۔"

جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں کہیں ذکر نہیں کیا کہ میرا سوال specifically راولپنڈی ڈویژن کے متعلق ہے میں نے تو overall سوال کیا تھا۔ انہوں نے خود ہی assume کر لیا ہے کہ چونکہ میرا تعلق جہلم سے ہے تو میرا ہر سوال جہلم یا راولپنڈی ڈویژن سے متعلق ہونا ہے؟ انہوں نے جز (ب) میں بھی کہا کہ محکمہ جنگلات ذاتی لکڑی پر کوئی ٹیکس وصول نہیں کرتا اور پھر خود ہی کہہ رہے ہیں کہ سوکھی لکڑیوں اور گرے پڑے درختوں پر 25 فیصد ٹیکس لے کر ملازمین کو گزارا الاؤنس دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے سارے صوبے کے بارے میں اپنی general policy بتائی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! انہوں نے راولپنڈی ڈویژن کی بات کی ہے۔ یہ کس طرح ہوتا ہے کہ ذاتی ذخیرے پر محکمہ ٹیکس بھی وصول نہیں کر رہا اور اس کے ساتھ ہی سوکھی لکڑی پر 25 فیصد ٹیکس لے کر اپنے ملازمین کو گزارا الاؤنس بھی دے رہا ہے تو یہ کس طرح کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! راولپنڈی ڈویژن اور پورے پنجاب کے متعلق بھی یہی جواب ہے کہ ذاتی جنگلات پر پورے پنجاب کے اندر کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! تو پھر حکومت ذاتی جنگلات پر یہ 25 فیصد ٹیکس کس طرح لیتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ذاتی جنگلات پر کسی قسم کا کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ کچھ جگہ پر ذاتی ملکیت پر سرکاری درخت لگائے گئے ہیں اُن پر ٹیکس وصول کرتے ہیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! پھر تو ہم بڑے خوش قسمت ہو گئے کہ حکومت خود آکر ہماری ذاتی زمین پر درخت لگائے گی۔ یہاں پر چھپا ہوا جواب کچھ اور ہے جبکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ اور جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس سوال کو pending فرما دیں تو اس کا جواب دوبارہ منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ سوال کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

میانوالی: محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8448: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنا رقبہ بنجر، بے آباد ہے؟

(ج) سال 16-2015 میں اس ضلع میں کتنے رقبہ پر پودے کتنی رقم سے لگائے گئے ہیں؟

(د) اس ضلع میں ان دو سالوں کے دوران کتنی لکڑی کتنی مالیت میں فروخت کی گئی ہے؟

(ہ) اس وقت اس ضلع میں کتنی لکڑی سوختہ کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے اس کی اندازاً مالیت کتنی ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 39720.71 ایکڑ ہے جو کہ کندیاں پلانٹیشن، ہرنولی پلانٹیشن، شیلٹر بیلٹ چک سرکار پلانٹیشن، چکوک ہائے، ڈھیرا امید علی شاہ، پائی خیل، پیر پہائی کلونوالہ، کالا باغ، جابہ مسان، مٹھا خٹک، نزول لینڈ میانوالی میں واقع ہے۔

(ب) 13124.55 ایکڑ رقبہ پر جنگل لگا ہوا ہے جبکہ 26596.16 ایکڑ پہاڑی علاقہ جات اور اونچے ٹبہ جات پر مشتمل ہے جن پر خودرو جڑی بوٹیاں اگی ہوئی ہیں۔

(ج) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں دوران سال 15۔2014 اور 16۔2015 میں لگائے گئے رقبہ جات اور خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	کل رقبہ	خرچ
2014۔15	294 ایکڑ	3742000/۔ روپے
2014۔15	74.66Av Mile	27,25,090/۔ روپے
2015۔16	272.91 ایکڑ	1,38,47,426/۔ روپے
2015۔16	227.50Av Mile	1,04,82,350/۔ روپے

(د) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں دوران سال15۔2014اور 16۔2015میں68887مکسر فٹ لکڑی فروخت کی گئی جس کی مالیت۔/42608609روپے ہے۔

(ہ) میانوالی فارسٹ ڈویژن میں اس وقت 1643.55مکسر فٹ لکڑی مالیتی۔/5,49,175 برائے فروخت موجود ہے۔ جو کہ کالا باغ رینج، کندیاں جنوبی سب ڈویژن اور لیاقت آباد سب ڈویژن میں موجود ہے۔

میانوالی: شکار گاہ کے لئے مختص رقبہ ودیگر تفصیلات

*8449:ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر جنگلات،جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنا رقبہ شکار گاہ کے لئے مختص ہے یہ رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس ضلع میں کون کون سے پرندے اور جانور پائے جاتے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں سال15-2014اور2016کے دوران پرندوں اور جانوروں کے شکار کرنے سے کتنی رقم پرائیویٹ افراد سے حاصل کی گئی؟

(د) اس ضلع میں کن کن افراد کو ان سالوں کے دوران شکار کی اجازت دی گئی؟

(ہ) کتنے افراد کو ان سالوں کے دوران غیر قانونی شکار کرنے پر گرفتار کیا گیا اور ان سے کتنی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) ضلع میانوالی میں نمل جھیل بطور شکار گاہ مرغابی1200ایکڑ رقبہ پر محیط ہے،اس کے علاوہ کوئی رقبہ بطور شکار گاہ مخصوص نہ ہے۔، علاوہ ازیں ضلع میں جنگلی حیات کی حسب ذیل محفوظ پناہ گاہیں ہیں:

1. چشمہ بیراج وائلڈ لائف سینکچوری81750ایکڑ زیر مشتمل ہے۔
2. ہرنولی پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری2196ایکڑ پر مشتمل ہے۔
3. کندیاں پلانٹیشن وائلڈ لائف سینکچوری19274ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب) اس ضلع میں پائے جانے والے اہم جنگلی پرندے، جانور اور پرندے مندرجہ ذیل ہیں:

1. مقامی پرندے:

کالا تیتر، بھورا تیتر، ٹٹیری، کبوتر، فاختہ، بھٹ تیتر، بریل کبوتر، گدھ چیل، چڑیا، مینا، طوطے، کوا اور پہاڑی کوا وغیرہ وغیرہ۔

2. مہاجر پرندے:

بٹیر، مرغابی، تلیر، تلور، مگ، سوان، گیز، کونج، فالکن، پیلی کین وغیرہ وغیرہ۔

3. جانور:

اڑیال، چنکارہ ہرن، کچھوا، گیدڑ، بھیڑیا، لومڑی، گلہری، سیہہ، چوہے، جنگلی سور، سانپ، چھپکلی، انڈس ڈولفن، وغیرہ وغیرہ

(ج) ضلع میانوالی میں پرندوں اور جانوروں کے قانونی شکار کے لئے لائسنس فیس کی مد میں علاوہ ازیں غیر قانونی اور ناجائز شکار کی صورت میں چالانات کے ذریعے محکمانہ معاوضہ اور عدالتی جرمانہ کی مد میں بالترتیب حسب ذیل رقم وصول کی گئی:

سال	لائسنس فیس	محکمانہ معاوضہ	جرمانہ	ٹوٹل
2014	155500/روپے	276450/روپے	157700/روپے	589650/روپے
2015	289000/روپے	400500/روپے	30000/روپے	719500/روپے
2016	300000/روپے	444950/روپے	251000/روپے	995950/روپے

(د) ضلع میانوالی میں صرف ایک ہی گیم ریزرو نمل جھیل ہے جہاں پر خصوصی اجازت نامے کے ذریعے شکار کی اجازت دی جاتی ہے تاہم گزشتہ کئی سالوں سے اس شکار گاہ کے لئے کوئی اجازت نامہ جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ہ) ان سالوں کے دوران جن افراد کے غیر قانونی شکار پر چالان مرتب کئے گئے اور ان سے رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	کل چالان	ٹوٹل جرمانہ
2014	46	382450/روپے
2015	62	430500/روپے
2016	88	658450/روپے

محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*8961: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر جنگلات ، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ذاتی ذخیرہ جنگلات سے لکڑی فروخت کرنے پر محکمہ جنگلات زمینداروں سے ٹیکس وصول کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ٹیکس کس قانون کے تحت اور کس شرح سے وصول کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے اہلکار ٹیکس تو وصول کرتے ہیں لیکن رسید نہیں دیتے؟

(د) کیا حکومت اس بے قاعدگی کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر جنگلات ، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) محکمہ جنگلات ذاتی ذخیرہ جنگلات سے فروخت ہونے والی لکڑی کے ضمن میں زمینداروں سے کسی قسم کا ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(ج) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ محکمہ جنگلات ٹیکس وصول نہیں کرتا۔

(د) ایسی کوئی بے قاعدگی محکمہ جنگلات میں وقوع پذیر نہیں ہوئی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیمز بنانے سے متعلقہ تفصیلات

86: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(ب) کتنے ڈیمز زیر تعمیر ہیں اور یہ کب تک پایۂ تکمیل کو پہنچیں گے؟

(ج) ان ڈیموں سے کتنے میگاواٹ بجلی میسر ہو گی؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) ضلع پاکپتن میں چھوٹے ڈیم بنانے کا حکومت کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اور نہ ہی ضلع پاکپتن میں کوئی مناسب ڈیم بنانے کے لئے موجود ہے۔

(ب) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

کوٹ لکھپت لاہور: نالہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1200: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ المصطفیٰ کالونی نزد ریس کلب، کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والا نالہ انتہائی خراب حالت میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ نہ ہونے کی وجہ سے اس نالے کا پانی قریبی گھروں میں داخل ہو رہا ہے جس سے مکان گرنا شروع ہو گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ نالے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) المصطفیٰ کالونی نزد ریس کلب کوٹ لکھپت لاہور سے گزرنے والی نہر خیرہ ڈسٹری بیوٹری ہے اور یہاں اس کی آر ڈی 300+76 ہے۔ اس کو واساڈرین کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ خراب نظر آتا ہے۔ فیروزپور روڈ کراسنگ سے لے کر ٹیل تک اربنائزیشن ہو گئی ہے اور رہائشی کالونیوں کا سیوریج اس نہر میں غیر قانونی طور پر ڈالا گیا ہے۔

(ب) اس نہر کے پانی میں رہائشی کالونیوں کے سیوریج کا پانی شامل ہو کر بارش کے دنوں میں over flow ہوتا ہے۔

(ج) چونکہ رہائشی کالونیوں کے سیوریج سسٹم نہ ہے اور تمام سیوریج نہر میں آتا ہے۔ اگر واسا الگ سے سیوریج سسٹم بنا لے تو اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اس کو جلد پختہ کر دے گا۔

محکمہ جنگلات کے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1770: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

جنگلی حیات کو محفوظ کرنے کے لئے صوبہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ان پر پچھلے تین مالی سالوں میں کتنے فنڈز کس کس جنگلی حیات اور علاقہ کے لئے مختص کئے گئے اور کتنے lapse ہوئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے محکمہ جنگلی حیات نے بہت سے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

I. 37 وائلڈ لائف سینکچوریز کا قیام

II. 24 گیم ریزروز کا قیام

III. 4 نیشنل پارکس کا قیام

IV. جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے صحرائے چولستان اور پوٹھوہار میں سپیشل وائلڈ لائف فورسز کا قیام

V. معدومی کے خطرے سے دوچار مقامی جنگلی حیات کی افزائش نسل کے لئے 4 چڑیا گھروں اور 14 وائلڈ لائف پارکس و بریڈنگ سنٹرز کا قیام

جبکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے لئے فنڈز انفرادی طور پر مختص نہیں کئے جاتے بلکہ محکمہ خزانہ کی طرف سے فنڈز مجموعی طور پر محکمہ کے لئے مختص کئے جاتے ہیں جن میں ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر متفرق اخراجات شامل ہیں۔ محکمہ کے مختص شدہ فنڈز اور lapse ہوئے فنڈز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال	جتنے فنڈز مختص کئے گئے	فنڈز جو Lapse ہوئے
2013-14	578877000/-	20017000/-
2014-15	636552000/-	24806000/-
2015-16	638422000/-	28168000/-

ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ کے راجباہ کلیان پور کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1807: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا راجباہ کلیان پور کی سالانہ بندی کب ہوتی ہے قبل ازیں ہر سال اس نہر کی بھل صفائی ہوتی تھی اب کتنے سالوں سے نہر کی بھل صفائی نہیں ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں اور نہر کی بھل صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نہر کا bed level اپ ہو چکا ہے دونوں اطراف کی زمینیں سیم زدہ ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت 2017 کی سالانہ بندی کے دوران نہر کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) اس راجباہ کی سالانہ بندی ہر سال دسمبر میں ہوتی ہے مزید یہ کہ مذکورہ راجباہ کی سالانہ بندی سال 15-2014 میں بھل صفائی کا کام جو کہ 26۔ دسمبر 2014 سے 13۔ جنوری 2015 کے دوران ہوا اس سے قبل بھی اس نہر کی بھل صفائی کا کام ہوتا رہا ہے جبکہ closure period 2016 کے دوران کلیان پور کی بھل صفائی کے کام کا ٹینڈر اس ڈویژن میں لگایا گیا تھا اور ٹھیکیدار کے نام الاٹ بھی کر دیا گیا مگر ٹھیکیدار نے سالانہ closure period کے دوران کام نہ کروایا لہذا ٹھیکیدار کی earnest money جو کہ محکمہ کے پاس تھی وہ forfeit کر لی گئی۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ راجباہ کے دونوں اطراف زرعی زمینیں موجود ہیں۔ اس نہر کا bed level بھل صفائی نہ ہونے سے موقع پر ڈیزائن سے اپ نہ ہوا ہے اور نہ ہی زمین سیم زدہ ہوئی ہے۔

(ج) جی ہاں! سال 2017 کے دوران اس کی بھل صفائی کا کام کیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا: تحصیل بھیرہ میں پانی چوری سے متعلقہ تفصیلات

1808: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران کتنے کیس پکڑے گئے، کتنی ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ان پر کیا کارروائی ہوئی؟

(ب) اس راجباہ پر کتنے افراد کے خلاف ایک سے زائد مرتبہ پانی چوری اور موگہ جات توڑنے کے مقدمات درج ہوئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ میں کتنے افراد پر کتنا تاوان عائد کیا گیا اور تاوان کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی اور یہ کہاں خرچ کی گئی؟

(د) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران محکمہ کے کتنے ملازم پانی چوری کرنے اور موگہ جات توڑنے کے جرم یا معاونت میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل):

(الف) ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں محکمہ انہار کی جانب سے کلیان پور راجباہ پر موگے توڑنے اور پانی چوری کے پچھلے تین سال کے دوران تین کیس پکڑے گئے۔ ان پکڑے گئے افراد کے خلاف دفعہ 70 کے تحت 11 ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔

(ب) ایک سے زائد مرتبہ ایسا کوئی کیس نہیں پکڑا گیا۔

(ج) اس عرصہ کے دوران دس افراد کے خلاف تاوان عائد ہوا اور تاوان کی مد میں -/19500 روپے موصول ہوئے جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہوئے۔

(د) اس عرصہ کے دوران محکمے کا کوئی ملازم ایسی کسی کارروائی میں ملوث نہ پایا گیا اور نہ ہی اس عرصہ میں کوئی FIR درج ہوئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

ارسا(IRSA) کے لئے پنجاب کا نمائندہ تعینات کرنے کا مطالبہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج محکمہ آبپاشی کے سوالات کے جوابات تھے تو جنوری 2017 سے IRSA کے اندر پنجاب کا نمائندہ نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں سے request کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے IRSA کے اندر اپنا نمائندہ فوری طور پر تعینات کریں تاکہ پانی کی تقسیم مناسب طور پر ہو سکے کیونکہ ٹیل پر کسان کو پانی نہیں مل رہا جس کی وجہ سے ہماری حق تلفی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر آبپاشی! میاں محمد اسلم اقبال کے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب امانت اللہ خان شادی خیل): جناب سپیکر! ہم نے اس معاملے کو take up کیا ہوا ہے اور اُس پر انٹرویوز کے بعد summary move ہو چکی ہے اور جلدی اُس کی تعیناتی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ 1985 کی اسمبلی میں وزیر جنگلات، سردار عارف رشید بڑے فخر سے یہ بات کہتے تھے کہ محکمہ جنگلات حکومت کو آمدنی فراہم کرتا ہے تو کیا آج کا محکمہ جنگلات سفید ہاتھی ہے کہ یہ حکومت کو آمدنی اکٹھی کر کے نہیں دیتا؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں آپ کو اس کا جواب لے دیں گے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ہمارے ایوان کی معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری دو تین روز سے walk out پر ہیں تو آپ کسی معزز منسٹر یا کسی معزز ممبر کو حکم دیں کہ وہ محترمہ سے request کر کے ایوان میں واپس لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد ارشد صاحب! آپ اس معاملے میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری سے بات کر کے ایوان میں واپس لے آئیں۔

معاونِ خصوصی برائے وزیر اعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر12، 14، 25، 31اور44 بابت سال2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

سید حسین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں

تحاریک استحقاق نمبر12، 14، 25، 31 اور44 بابت سال 2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جی، جناب آصف محمود مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر175 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Zero Hour Notice No.175 moved by Mian Muhammad Kazim Ali Pirzada, MPA (PP-273).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحول کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ پنجاب 2014، میڈیکل / سرجیکل آئیٹمز کی خریداری میں بدعنوانی اور بے ضابطگی کے حوالے سے پوائنٹ آف آرڈر، تحریک التوائے کار نمبر 618، نشان زدہ سوالات نمبر 3020، 3559، 7148 اور زیرو آور نوٹس نمبر 176 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).

2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.
3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: اس کمیٹی کو پہلے بھی دو ماہ کے لئے وقت دیا گیا تھا۔ کمیٹی نے کیا کام کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! شیشہ سموکنگ بل پر کافی کام ہو چکا ہے لیکن محکمہ کی طرف سے بار بار request کی جاتی رہی ہے جس وجہ سے delay ہوا ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.

3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).
7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No.6 of 2014) moved by Ch Shahbaz Ahmad MPA (PP-143).
2. Matter raised by Mian Mehmood-ur-Rasheed, MPA, Leader of Opposition on a Point of Order regarding allegations of Corruption/Irregularities in procurement of medical /surgical items.
3. Adjournment Motion No.618 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
4. Starred Question No. 3020 asked by Mrs Nighat Sheikh, MPA (W-347).
5. Starred Question No.3559 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
6. Starred Question No.7148 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357).

7. Zero Hour No.176 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7621 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.7621 asked by Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA (PP-148).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خوراک کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: چودھری شبیر احمد مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 8288 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری شبیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No.8288 asked by Mr Muhammad Arshad Malik Advocate, MPA (PP-222).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبکاری و محصولات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ڈاکٹر مراد راس مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریک التوائے کار نمبر 1093، نشان زدہ سوالات نمبر 2588، 3539، 4980، 7169، 7677 اور 7681 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).

4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Adjournment Motion No. 1093 moved by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
2. Starred Question No.2588 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).
3. Starred Question No. 3539 asked by Mr Muhammad Arshad Malik, Advocate, MPA (PP-222).
4. Starred Question No.4980 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369).
5. Starred Question No.7169 asked by Mr Abdul Majeed Khan Niazi, MPA (PP-262).
6. Starred Question No.7677 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113).
7. Starred Question No.7681 asked by Haji Imran Zafar, MPA (PP-111).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد زبیر خان مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد زبیر خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 (Bill No.5 of 2016) moved by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ممبران اسمبلی کی تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی خدمت میں پہلے بھی درخواست کی تھی کہ خیبر پختونخوا اور تمام اسمبلیوں کے ممبران بشمول سپیکر صاحبان، ڈپٹی سپیکر صاحبان اور وزراء کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران کے ساتھ ایسا ناروا سلوک کیوں ہے؟ تمام اسمبلیوں کے ممبران کے equal rights ہوتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں دوبارہ درخواست کی جاتی ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے۔ اس حوالے سے پہلے بھی رانا صاحب کو تمام lists پوری کر کے دے دی گئی ہیں۔ ہماری درخواست پر ضرور غور کیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! basic rights سب کے برابر ہوتے ہیں۔ آپ جو بات کر رہی ہیں وہ اس زمرے میں نہیں آتی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! کسی ایک صوبہ کے برابر تو تنخواہ کی جانی چاہئے۔ خیبر پختونخوا میں ممبر کی تنخواہ -/1,60,000 روپے ہے اور سندھ میں -/1,75,000 روپے ہے۔ ہماری تنخواہیں بھی بڑھائی جانی چاہئیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس پر بائیکاٹ کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کس بات پر بائیکاٹ کر رہے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں ایوان میں تنخواہوں کے بارے میں بات کرنے پر بائیکاٹ کر رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر حزب اختلاف میاں محمد اسلم اقبال بائیکاٹ
کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ریکارڈ ہو گئی ہے لیکن وزیر خزانہ یہاں نہیں ہیں۔ جی، راجہ شوکت عزیز بھٹی!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس سے پہلے بھی یہاں یہ issue discuss ہوتا رہا ہے۔ اس حوالے سے سب سے بڑی زیادتی یہ ہے کہ elected members کا اپنا privilege ہوتا ہے اور ساری دنیا کی یہ روایت ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ کے privilege میں کوئی کمی نہیں آتی۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ ساری دنیا میں ایک روایت ہے کہ constitution صوبے کی ہو یا سنٹر کی پارلیمنٹ ہو اس کی جو constitutional post ہوتی ہے اس ایک ڈالر یا ایک cent اسمبلی ممبرز کے privilege کی وجہ سے کیونکہ وہ گورنمنٹ کے elected نمائندے اور کمیونٹی ورکر ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ پہلے ہی یہ زیادتی ہوئی کہ اسے servant structure کے ساتھ جوڑ دیا گیا جو ہمارا right بنتا ہے وہ ہم نہیں مانگتے بلکہ جو لوگ ہمیں ووٹ دے کر یہاں بھیجتے ہیں یہ ان کا استحقاق ہے ان کی وجہ سے ہمیں عزت ملتی ہے۔ مہربانی کر کے اس پر ایوان کوئی compromise نہیں کرے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: کیا یہاں پر وزیر خزانہ صاحبہ موجود ہیں تاکہ وہ اپنی بات کریں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! Constituency wise elected members ہوں یا پھر reserved seats پر آئیں ان تمام کے equal rights ہیں۔ Everybody has an equal right.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس ضمن میں یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کہ ممبرز کی جو salary, perks and privileges ہیں ان سے متعلق یہ روایت رہی ہے کہ ہر مرتبہ اس پر غور کر کے ان میں اضافہ زیر غور لایا جاتا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ اس مرتبہ جو ہمارے پارلیمانی لیڈرز ہیں ان سب پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی انہوں نے کافی غور و خوض کے بعد ایک اضافہ منظور کیا اور اس اضافے کو جس

طرح سے انہوں نے approve کیا تھا اسی کے مطابق گورنمنٹ نے اس کی approval دے دی۔ وہ اضافہ implement ہو چکا ہے اور اس میں یہ ایک بات طے کی گئی تھی کہ آئندہ سے یہ اضافہ پانچ، چھ یا آٹھ سال بعد کیا جاتا ہے تو ایک hue and cry ہوتا ہے کہ دیکھیں کہ یہ بہت اضافہ کیا گیا ہے یہ خود ہی اپنی salaries میں اضافہ کر لیتے ہیں تو اس کے لئے یہ طے ہوا تھا ہر سال جیسا کہ دوسرے ملازمین کی تنخواہیں دس یا پندرہ فیصد بڑھتی ہیں تو اس کے ساتھ ان کی بھی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا جایا کرے گا اور اس کے علاوہ کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ اب اگر یہ دوست اس سے ہٹ کر کوئی بات کر رہے ہیں تو میں یہی گزارش کروں گا کہ یہ فیصلہ اور اس سے پہلے پارلیمانی لیڈرز کی کمیٹی میں ہوا تھا یہ دوبارہ بیٹھ جائیں اگر دوبارہ کوئی اتفاق رائے سے متفقہ طور پر اگر کوئی سفارش کریں گے تو آپ کی راہنمائی میں گورنمنٹ اس کو زیر غور لا کر جو بھی مناسب فیصلہ ہوا وہ کر لیا جائے گا۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس ایوان کے ممبران کا معاملہ service structure کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ یہ ایوان کا اپنا privilege ہے یہ ساری دنیا کی ایک روایت چلی آ رہی ہے اس سے ہٹ کر ایک نیا سسٹم نہ بنایا جائے۔ مہربانی کر کے اس کو service structure میں نہیں بلکہ جو صوبے کی constitutional highest post ہے اس کے اعتبار سے ہم ایوان کو Supreme House of Province کہتے ہیں اس حساب سے اس پر غور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! پارلیمانی پارٹی کے جتنے لیڈر صاحبان ہیں ان کو بُلا لیں گے تو پھر وہاں جو بات ہو گی وہ آپ کے سامنے آ جائے گی۔ آپ ایسے ہی اس پر اعتراض نہ کریں۔ پارلیمانی لیڈرز نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے ہوتے ہوئے یہ بات اچھی نہیں لگتی۔ آپ ایسے نہ کریں۔ بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم بھی عوامی نمائندے ہیں اور وہ بھی عوامی نمائندے ہیں تو اس حوالے سے رُول یہ کہتا ہے کہ یہاں بھی اضافہ کیا جائے۔ شکریہ

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 4/17 جناب خرم شہزاد کی ہے یہ جناب خرم شہزاد نے پیش کی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک استحقاق کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

کمشنر اور ڈی سی او فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔ میں پہلے آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔ جی، آصف محمود صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، یہ کون سا اہم مسئلہ ہے؟ جی، آصف صاحب کی طرف سے انتہائی اہم بات ہو رہی ہے۔ آرڈر پلیز۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پچھلے دنوں میرا ایک سوال کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ سے متعلق تھا۔ راولپنڈی میں غیر قانونی بلڈنگز کے حوالے سے وہ آپ کی شفقت کی وجہ سے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer ہوا تھا۔ سٹینڈنگ کمیٹی میں جب یہ matter آیا تو اس کے اگر آپ minutes دیکھیں تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کے اپنے لوگوں اور سوسائٹی کے MC کے لوگوں نے بڑے بڑے انکشافات کئے کہ راولپنڈی میں ایک پراپرٹی مافیا ہے جس کے شر سے کوئی بھی شخص محفوظ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آصف محمود! آپ کہاں کی بات کر رہے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ائیرپورٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی کی بات کر رہا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ جب یہ matter سٹینڈنگ کمیٹی میں آیا تو ڈیپارٹمنٹ نے اس چیز کو indorse کیا کہ یہ illegal buildings ہیں جو کہ وہاں residential areas میں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی بارہا directions کے باوجود۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! جب اس کی رپورٹ آئے گی پھر اس کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ذرا گزارش سن لیں۔ میں جہاں پر آپ کی توجہ چاہ رہا ہوں میں وہ بات کروں گا کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی طرف سے بارہا directions گئیں کہ ان illegal buildings کی تعمیرات کور کروایا جائے۔ اس کے نتیجے میں ہوتا کیا ہے کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آصف صاحب! کمیٹی جو رپورٹ دے گی اس کے مطابق ہم عمل کریں گے۔ مہربانی

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 529 راجہ شوکت عزیز بھٹی کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں تعینات ڈاکٹرز و دیگر عملہ کی پروموشن کا مطالبہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب بھر میں 60 کی دہائی سے لوکل کونسلز کے تحت ڈسپنسریاں قائم ہیں جو پنجاب کی ایک وسیع و عریض آبادی کو cater کر رہی ہیں۔ حکومت پنجاب کے میڈیکل کالجز سے highly qualified ڈاکٹرز کو یہاں تعینات کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ یہاں ڈسپنسرز، LHVs، مڈوائف، ویکسینیٹرز، نائب قاصد، چوکیدار اور سینٹری ورکرز تعینات کئے گئے۔ پہلے تو ان highly qualified ڈاکٹرز کو B cadre قرار دے کر ان کی اسامیوں کو dying cadre میں تبدیل کر دیا گیا جس وجہ سے اس وقت ڈاکٹرز کی 250 اسامیاں خالی پڑی ہیں اور ڈاکٹرز نہ ہونے کی وجہ سے لوگ مقامی سطح پر ہیلتھ کی سہولت سے محروم ہیں اور انہیں بھاری اخراجات اٹھا کر دور کے شہروں کے ہسپتالوں میں جانا پڑتا ہے جو ان کے بس میں نہیں ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں ڈاکٹرز کو ملازمت کرتے ہوئے پچیس پچیس سال گزر چکے ہیں لیکن وہ جیسے گریڈ 17 میں آئے تھے آج بھی گریڈ 17 میں ہی بیٹھے ہیں اور پانچ چھ ڈاکٹر تو پروموشن کی آس لئے اس دُنیا سے بھی چلے گئے ہیں۔ ان ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ملازمین میں سے اگر کوئی دوران ملازمت وفات پا جاتا ہے تو اسے پنشن اور دیگر واجبات دیئے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کے کسی بچے کو رُول 17-A کے تحت adjust کیا جاتا ہے حالانکہ نہ صرف پنجاب میں بلکہ پاکستان بھر میں اس

قانون پر عملدرآمد کیا جاتا ہے تاکہ مرنے والے ملازم کی فیملی پریشان نہ ہو اور ان کا چولہا جلتا رہے لیکن ان بے کس ملازمین کا اس حوالے سے کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ایسا لگتا ہے کہ کوئی بھی متعلقہ محکمہ ان کا والی وارث نہیں ہے۔ ان ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے ملازمین نے حصول انصاف، اپنی پروموشن اور باقی حقوق حاصل کرنے کے لئے ہر متعلقہ دروازہ کھٹکٹایا لیکن سب بے سود،انصاف دینا تو کجا ان کی تو کسی متعلقہ ذمہ دار نے بات تک نہیں سنی۔ جس سے پنجاب بھر میں لوکل کونسلز کی ڈسپنسریوں میں کام کرنے والے انتہائی پریشانی کے عالم میں ہیں اور ان میں سخت تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ایسے تحریک کمیٹی کے سپرد نہیں ہوتی۔ مہربانی۔ اب وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے صحافیوں اور میڈیا کارکنوں کی تنخواہوں اور سروس سٹرکچر کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دینے، تنخواہوں، اوقات کار اور میڈیکل الاؤنس جیسی مراعات کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔

یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔

یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اہم قرارداد ہے کیونکہ ہمارے صحافی بھائیوں کے ساتھ مسلسل زیادتیاں ہوتی ہیں اور الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے جو بڑے بڑے Houses ہیں، یہ جب چاہیں جس وقت چاہیں صحافیوں کو برطرف بھی کرتے ہیں اور کئی کئی ماہ کی تنخواہیں بھی نہیں دیتے لیکن انہیں کوئی روکنے، پوچھنے اور ٹوکنے والا نہیں ہوتا۔ یہ خود تو کروڑوں روپے کا بزنس کرتے ہیں لیکن جن workers کی بنیاد پر اُن کی شبانہ روز محنت کی وجہ سے، جو اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر یہ کوریج کرتے ہیں اور ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ صحافی اپنی ذمہ داریوں کے دوران شہید

ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں اور چوٹیں بھی لگی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی ضروری قرارداد ہے لہٰذا ہم اپوزیشن کی طرف سے اس کی بھرپور تائید اور حمایت کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بالکل اسی طرح کی قرارداد دی تھی جو اسمبلی کے role پر بھی ہے لیکن اس کو ایک طرف رکھتے ہوئے نئے سرے یہ قرارداد یہاں پر آئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، میں اس کی مخالفت نہیں کر رہا بلکہ یہ عرض کر رہا ہوں کہ میں اس قرارداد کے اندر یہ add کروانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ بااختیار ہے لہٰذا گورنمنٹ کی طرف سے اس حوالے سے باقاعدہ قانون سازی کر کے ایکٹ منظور کیا جائے لیکن اس طرح کی قراردادوں کا گورنمنٹ کی طرف سے آنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ آگے بڑھ کر اس پر قانون سازی کریں اور یہ ایکٹ بن جائے۔

جناب سپیکر: اس میں ایسا کوئی نکتہ نہیں ہے جو آپ کو سمجھ نہ آ سکے۔ آپ اس کے حق میں ہیں یا خلاف ہیں اِس پر بات کریں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پیمرا اور وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرنٹ میڈیا میں نافذ نیوز پیپرز ایمپلائز ایکٹ کی طرز پر الیکٹرانک میڈیا کے صحافیوں اور کارکنوں کے لئے سروس سٹرکچر تشکیل دیا جائے جس میں ان کی تنخواہوں، اوقاتِ کار اور میڈیکل الاؤنس سمیت تمام مراعات شامل ہوں۔
>
> یہ ایوان روزنامہ "خبریں"، "ڈیلی ٹائمز"، "چینل 5" اور "چینل 7" سمیت دیگر پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا چینلز سے ملازمین کی چھانٹیوں کے اقدامات اور تنخواہوں کی عدم ادائیگی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ملازمین کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور تاخیر کا کلچر صحافت کے مقدس شعبے کی توہین اور ملازمین اور ان کی families کے ساتھ سخت ناانصافی اور ظلم ہے۔

یہ ایوان سمجھتا ہے کہ ایسے اقدامات سے مثبت صحافت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے اس لئے یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ملازمین کو اُن کی ملازمت پر بحال کیا جائے اور ان کی تنخواہوں و دیگر واجبات کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ پہلے بھی پوائنٹ آف آرڈر پر آ چکے ہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار صرف ایک ہی پڑھی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تحریک التوائے کار کا ٹائم ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بھی تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ چاروں صاحبان دے دیں تو کل take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے بڑی اہم بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ایجنڈے پر آپ ہی کی قراردادیں ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آگے بولتا ہوں ورنہ نہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک منٹ کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: مجھے پہلے یہ پڑھنے دیں پھر اس کے بعد بات کر لیجئے گا۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 25- اپریل 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبہ میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

محترمہ شنیلا رُوت: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری) بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس کو oppose تو نہیں کر رہا لیکن تھوڑی سی amendment ہونے والی ہے۔

جناب سپیکر: کیا amendment ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! صوبہ بھر کے عطائی معالجوں کے خلاف ٹھوس اقدامات کئے جائیں یہاں پر لفظ ٹھوس سے پہلے لفظ "مزید" add کر دیا جائے کیونکہ حکومت already ان کے خلاف کارروائی کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ آخر پر یہ ترمیم کر دی جائے کہ "مروجہ قوانین کے تحت گرفتار کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ ترمیمی قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ عطائی معالج لوگوں میں موت بانٹنے میں مصروف ہیں اور ان کی وجہ سے کئی افراد معذور ہو چکے ہیں یا موت کے منہ میں چلے گئے ہیں لہٰذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خلاف مزید ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور ان کے غیر قانونی کلینک بند کئے جائیں نیز انہیں مروجہ قوانین کے تحت گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔"

(ترمیم شدہ قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے لیکن ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے لہٰذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! قراردادوں کے بعد اجلاس ختم کر دیا جائے گا تو مہربانی کر کے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر صرف ایک منٹ کے لئے بات کرنے دیجئے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے اجلاس ختم کرنا ہو گا وہ علیحدہ بات ہے۔ ویسے ابھی ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80,000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ تاجر برادری کی طرح زرعی آمدن پر انکم ٹیکس کی حد -/80000 روپے سے بڑھا کر 4 لاکھ روپے کی جائے نیز ساڑھے بارہ ایکڑ تک زرعی انکم ٹیکس میں مکمل چھوٹ دی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے پہلے ہی ایگریکلچر کمیشن تشکیل دے دیا ہے جس میں یہ بھی زیر بحث ہے اور کمیشن اس پر اپنی سفارشات مرتب کر رہا ہے۔ انشاء اللہ جو بھی سفارشات ہوں گی وہ حکومت کو پیش ہوں گی اور انہیں مثبت طریقے سے دیکھا جائے گا۔ یہ قرارداد بھی اسی کا ایک حصہ اور ضمن ہے تو میری گزارش ہے کہ کمیشن کی سفارشات آنے تک اسے pending کر دیا جائے۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر پیش ہو جائے گی کیونکہ کمیشن پہلے ہی اس پر کام کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک طرف تو حکومت کہہ رہی ہے کہ ہم اسی طرح کی سفارشات کو مرتب کر رہے ہیں جو کہ ایک اچھی بات ہے۔ اگر میری طرف سے یہ بات آ جائے گی اور ایوان اس قرارداد کو پاس کر دے گا، یہ حکومت کے لئے کوئی سو فیصد mandatory نہیں ہوتا لیکن ایک دفعہ ایوان میں یہ بات آ جائے تو ایوان کی طرف سے ایک اچھا message جائے گا اس لئے میری درخواست ہے کہ اس قرارداد کو پاس ہونے دیا جائے اور کمیشن کی جو بھی سفارشات آئیں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قرارداد کے پاس فیل کی بات تو بعد میں کریں گے فی الحال اس قرارداد کو کمیشن کی سفارشات آنے تک pending کر لیا جائے لہذا اسے pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم ڈاکٹر صاحب کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ زرعی انکم ٹیکس تو نافذ ہی نہیں ہے۔ یہ کس زرعی انکم ٹیکس کی بات کر رہے ہیں؟ Land based tax وصول کیا جا رہا ہے اور زرعی انکم ٹیکس اس وقت وصول نہیں کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ نافذ ہی نہیں ہے۔ اس پر ایگریکلچر کمیشن میں بات ہو رہی ہے۔ حکومت نے یہ offer دی ہے کہ اس کی ceiling -/80000 روپے سے بڑھا کر چار لاکھ روپے کر دیتے ہیں تو پھر اس کو نافذ کر دیا جائے لیکن اس پر بھی reservation ہے۔ وہاں پر ہمارے کسان بھائی اور زمینداروں کی طرف سے بڑی strong resentment ہے اور وہ کہتے ہیں کہ آپ ہمیں اس چکر میں نہ لائیں اور اس ریٹرن فائل کرنے والے معاملے میں نہ ڈالا جائے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ابھی آپ اس کو land based ہی رہنے دیں۔ ابھی اس وقت تو یہ ٹیکس نافذ ہی نہیں ہے اور -/80000 یا چار لاکھ روپے والا معاملہ تو اس وقت آئے گا جب یہ نافذ ہو گا۔ جہاں تک ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس کا معاملہ ہے تو ساڑھے بارہ ایکڑ رقبے پر تو ٹیکس کی مکمل چھوٹ ہے اور جس بات کا وجود ہی نہیں ہے اس کو قرارداد میں دہرایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو pending ہونے دیں۔ آپ اپنا بھی وقت خراب کر رہے ہیں اور اس ایوان کا بھی وقت خراب ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں رانا صاحب کی بات کو مکمل طور پر چیلنج کرتا ہوں۔ بہاولپور میں زرعی انکم ٹیکس وصول ہوا ہے جس کی میں اگلے اجلاس میں رسیدیں لے کر آؤں گا۔ یہ ایسے ہی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو pending کر لیتے ہیں اور آپ رسید دے دینا۔

(اذان ظہر)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری قرارداد کا جس طرح گول مول کر کے جو حشر کیا ہے تو میں اس پر اس ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر معزز ایوان سے ٹوکن بائیکاٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایسے اچھا نہیں لگتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب اگر کسی point scoring کے معاملے میں ہیں تو اس حوالے سے میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ حقیقت ہے۔ یہ جو کہہ رہے ہیں ناں کہ میں چیلنج کرتا ہوں تو معاملہ یہ ہے کہ بعض لوگ جو انکم ٹیکس کی ریٹرن فائل کرتے ہیں، اس میں وہ کہتے ہیں کہ میری تین فیکٹریاں تھیں جہاں سے مجھے 50 لاکھ روپے کا نقصان ہوا ہے لہٰذا وہاں سے مجھے کوئی income نہیں ہوئی۔ یہ میں نے 200 ایکڑ زمین خریدی ہوئی تھی وہاں پر میں کاشت کرتا ہوں جہاں سے مجھے پانچ کروڑ روپے انکم ہو گئی ہے اور یہ income ٹیکس فری ہے۔ ان لوگوں کو انکم ٹیکس لگایا گیا ہے جو اپنی ریٹرن میں show کرتے ہیں۔ باقی اس کے علاوہ جتنا بھی land based income tax نافذ تھا پچھلے سال بھی یہی بات ہوئی تھی کہ اس کی -/80000 ceiling روپے سے چار لاکھ روپے کر دیتے ہیں اور اس کو وصول کر لیتے ہیں لیکن اس پر اتفاق نہ ہو سکا۔ بعد میں جب بورڈ

آف ریونیو نے شروع کیا تو اس کے اوپر احتجاج ہوا، پھر کمیٹی بنی جس کو میں نے chair کیا اور باقاعدہ اس کی وصولی روک دی گئی۔ یہ بات باقاعدہ documented ہے کہ اس کو روک دیا گیا اور land based تھی وہ جو 150 اور 300 روپے فی ایکڑ ہے اس کے مطابق charge کیا گیا ہے۔ وارث کلو، میاں مناظر علی رانجھا اور حسین جہانیاں گردیزی صاحبان میرے پاس آئے تھے جن کی سیکرٹری زراعت سے میٹنگ ہوئی۔ اس کے بعد یہ معاملہ ایگریکلچر کمیشن میں زیر غور ہے۔ ایگریکلچر کمیشن اس بارے میں جو سفارشات کرے گا، اگر وہ یہ ذمہ داری لیں کہ زرعی انکم ٹیکس نافذ کر دیں اور 80000/- ceiling روپے سے بڑھا کر چار لاکھ روپے کر دیں تو بالکل حکومت already اس کے اوپر تیار ہے۔ ایگریکلچر کمیشن جو بھی اس پر recommendation دے گا تو میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ ان کو حکومت تسلیم کرے گی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے ایک بات کرنے دیں۔ تمام معزز ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پاکستان انسٹیٹیوٹ فار پارلیمنٹ سروسز (PIPS) میں یورپی یونین کی "صوبائی پروگرام" میں شراکت سے آج بروز منگل 23- مئی 2017 کو تمام ممبران کے لئے بجٹ سیمینار کا اہتمام کیا ہے۔ یہ سیمینار کیفے ٹیریا میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس کا ٹائم بڑھا دیا جائے۔ اس سیمینار کے بعد لنچ کے لئے تمام ممبران وہاں تشریف لے آئیں۔ یہ تمام ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کر دیا گیا ہے۔ جی، کلو صاحب! فرمائیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو بات کی ہے تو میں اس میں تھوڑی سی clarification کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ڈاکٹر صاحب اس میٹنگ میں نہیں تھے اس لئے انہوں نے یہ قرارداد پیش کی۔ اگر اس کو as it is لے لیا جائے تو وہ ہمیں نقصان ہے جو ڈاکٹر صاحب فرما رہے تھے وہ land based tax لیا جا رہا ہے اور وہ کاشتکار زمیندار سارے اُس پر agree ہیں جو land based tax ہے وہ تقریباً 1997 سے لیا جا رہا ہے۔ جو ایگریکلچر انکم ٹیکس کی وہ بات کر رہے تھے 80 ہزار کی slab والی وہ چاہئے 4 لاکھ بھی کر دی جائے وہ ہمیں قبول نہیں ہے اُس میں ہم نے استدعا کی تھی اور ہماری استدعا پر وزیر قانون رانا ثناءاللہ خان نے مہربانی کی ایک کمیٹی بنی وزیر اعلیٰ سے بات ہوئی تو وزیر اعلیٰ نے فرمایا کہ اس کو ایگریکلچر کونسل میں لے جائیں۔ اس کی ایک میٹنگ ہو چکی ہے اُس میٹنگ میں ہمارا یہ مطالبہ تھا آپ بھی زمیندار ہیں کہ ہم FBR طرز کا جو انکم ٹیکس ہے وہ ہم زمیندار دے سکتے ہیں اور نہ ہمارے زمینداروں میں capacity ہے کہ وہ فائلیں اُٹھا کر آج اسسٹنٹ کمشنر کے پاس جائے کل

کلاں وہ سیدھا FBR کے پاس چلا جائے ہم وہ نہیں کر سکتے۔ ہماری استدعا تھی کہ جو کچھ بھی لینا ہے جس طرح land based لے رہے ہیں تو produced پر آپ خود چیک کر لیں زمین کے produce index unit بھی ہیں produce index unit کو مدنظر رکھ لیں۔ اب بھی ہمارے اوپر جو لگانا ہے وہ fix لگائیں اور تقریباً وہ اُس میٹنگ میں فائنل ہو گیا ہے رانا صاحب بھی موجود تھے وہ سفارشات فائنل ہو گئی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے بڑی مہربانی کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ آپ مل بیٹھ کر زمیندار جو سفارشات تیار کرتے ہیں اُس پر عملدرآمد ہو گا تو چونکہ ڈاکٹر صاحب اُس میں on board نہیں تھے لہذا اُن کی یہ قرارداد جو ہے وہ ہمارے فائدے میں نہیں ہے اُلٹا ہمارے نقصان میں ہے تو میں آپ سے استدعا کروں گا کہ کسی معزز ممبر کو بھیج کر ڈاکٹر صاحب کو بلوا لیں وہ ہمارا کام ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کاشتکار زمیندار خوش ہے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد وارث کلو! یہ ذمہ داری آپ کو سونپی جاتی ہے آپ جائیں ڈاکٹر صاحب کو کہیں کہ تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر ملک محمد وارث کلو ڈاکٹر سید وسیم اختر کو منانے
کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جی، اگلی قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اگلی قرارداد لینے دیں۔ اگلی قرارداد ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو dispose of کرتے ہیں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! اس قرارداد کو بھی pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ مجھے کوئی اطلاع دیتے تو یقیناً میں اس قرارداد کو pending کرتا مجھے اُن کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ہے۔ سبطین خان صاحب ابھی یہاں تشریف فرما تھے ابھی شاید وہ چائے پینے چلے گئے ہیں تو اُن کی قرارداد کو میں pending کرتا ہوں۔ اگلی قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو dispose of کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں۔ اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے جی، اسے پڑھیں۔

بہاولپور میں ادویات مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان اوور ہیڈ برج بنانے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان Overhead Bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سرکلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان Overhead Bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! Not opposed

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر بائیکاٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب ویلکم۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شاہ صاحب اس قرارداد میں کافی دلچسپی رکھتے تھے پہلے انہوں نے بھی گزارش کی تھی ان کی آمد کی خوشی میں منظور کرنے پر اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ابھی تو میں نے put question کرنا ہے آپ کیا کرتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں سر کلر روڈ پر واقع ادویات کی مارکیٹ اور وکٹوریہ ہسپتال کے درمیان overhead bridge بنایا جائے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو ادویات کی فراہمی میں سہولت میسر آسکے اور آئے روز ہونے والے حادثات میں قیمتی جانوں کے ضیاع پر قابو پایا جا سکے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ رانا صاحب کی سربراہی میں قائم کمیٹی میں ڈاکٹر صاحب کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: وارث کلو صاحب! میں نے شاہ صاحب کو ویلکم کر دیا ہے اب آپ ان سے بیٹھ کر بات کر لیں آپ کو اجازت ہے۔ شاہ صاحب! یہ قرارداد بہاولپور کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ہم نے تو flyover مانگا تھا انہوں نے اُس کو bridge بنا دیا ہے تو ہمارا مطالبہ flyover کا سٹینڈ کرتا ہے اور رانا صاحب نے بھی وعدہ کیا تھا کہ اس بجٹ میں ہم آپ کو flyover دے دیں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ ہمیں اس بجٹ میں flyover مل جائے گا۔ جو پاس ہو گیا ہے اُس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو ملک وارث کلو صاحب نے تجویز کیا ہے میری قرارداد کے حوالے سے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے اُس کے اندر مجھے بھی شامل کیا جائے تاکہ میں پورا authorize ہو جاؤں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جناب آصف محمود نے جو بات کی تھی کہ راولپنڈی کی سوسائٹی کا معاملہ جو کوآپریٹو کی سٹینڈنگ کمیٹی میں۔۔۔

جناب سپیکر: repetition کی ضرورت نہیں وہ معاملہ کمیٹی کے پاس ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کمیٹی کا چیئر مین ہوں۔

جناب سپیکر: تو آپ ایوان کو اُس کی رپورٹ دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز کہنا چاہتا ہوں اُس کمیٹی نے یہ order issue کیا کہ وہاں پر construction روک دی جائے تو construction نہیں روکی جا رہی۔

جناب سپیکر! اب آپ یہ بتائیں کہ کمیٹی اُس میں کیا کرے اور اُس کو روکنے کے لئے کمیٹی کے پاس کیا rights ہیں ؟ سی پی او لا جواب ہے، ہر بندہ لینڈ مافیا کے خلاف لاجواب ہے۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ، پولیس اور نہ ہی کوئی اور کچھ کرنے کے لئے تیار ہے اب آپ مجھے بتائیں کہ وہاں پر میں بطور سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئر مین کیا کروں؟

جناب سپیکر: آپ تحریک استحقاق دے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں یا تو سٹینڈنگ کمیٹی سے میرا استعفیٰ لے لیں۔

جناب سپیکر: آپ تحریک استحقاق دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ اتنی غیر ضروری چیز ہے جس کی کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے پولیس بالکل اپاہج بنی ہوئی ہے، ڈیپارٹمنٹ اپاہج ہے، ہر بندہ handicapped ہے مجھے صرف یہ بتادیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو کہہ دیا ہے مجھے بتائیں جو میں آپ کی خدمت کر سکتا ہوں میں حاضر ہوں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ میں اس کو آگے لے جاؤں یا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ صرف مجھے یہ بتادیں کہ اس داستان کو لے کر کہاں جائیں، یہاں پر لینڈ مافیا نے پورا کنٹرول کیا ہوا ہے۔ جو بات کرتا ہے اُس کو ڈیپارٹمنٹ دے دیتے ہیں یا کوئی نہ کوئی چیز دے دیتے اُس کا منہ بند کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری بات سن لیں میں ایوان کا ممبر ہوں۔

جناب سپیکر: جو میں بات کر رہا ہوں وہ آپ کی سمجھ میں نہیں آرہی آپ اس پر تحریک استحقاق لے آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں پہلے عارف عباسی صاحب آپ سے پہلے کھڑے ہیں۔جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کافی دفعہ بات کی ہے اسلحہ لائسنسوں کے بارے میں بہت پریشر ہے جو موجودہ حالات ہیں۔ پنجاب میں بڑے عرصے سے اسلحہ لائسنسز پر پابندی ہے۔اس پر گورنمنٹ اپنا کوئی مؤقف نہیں دے رہی ہے۔میں پہلے بھی کئی دفعہ یہ بات کہہ چکا ہوں کہ جو اچھے شہری ٹیکس دیتے ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت پر ہے لیکن حکومت ان کی حفاظت کرنے میں فیل ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر عوام کو اسلحہ لائسنس کیوں نہیں دیئے جارہے ہیں؟ اس مسئلہ پر میں نے سوال بھی کیا اس کا جواب نہیں آیا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر کوئی چیز لے کر آئیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے اس پر سوال بھی کیا ہے اور آج چوتھی دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں لیکن حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آرہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اوپر پریس گیلری کی طرف نہ دیکھا کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اوپر نہیں دیکھ رہا ہوں میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی چیز لے کر آئیں جس پر میں بھی ان سے کچھ پوچھ سکوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! لوگوں میں بہت زیادہ بے چینی پائی جارہی ہے اور ان پر بہت زیادہ پریشر ہے۔ عوام کا حق بنتا ہے کہ ان کو میرٹ، قانون و قاعدے کے مطابق اسلحہ لائسنسز دیئے جائیں اور اس غیر ضروری پابندی کو اٹھایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پتا کرتے ہیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: کیا آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہی رہیں گے اور مجھے کوئی کام نہیں کرنے دیں گے؟ پہلے میاں محمد رفیق بات کر لیں اس کے بعد موکل صاحب بات کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ ڈاکٹر فرزانہ نذیر کی طرف سے جو آج ایک مطالبہ ایوان میں پیش ہوا ہے میں اس حوالے سے تاریخ کا ایک واقعہ آپ کے توسط سے اس ایوان کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ مرزا اسد اللہ خان غالب بہت بڑے کلاسیکل شاعر تھے اور وہ نواب بھی تھے۔ ان کو برطانوی سرکار سے پنشن بھی ملتی تھی۔ ان کے اخراجات زیادہ تھے اور وسائل کم تھے۔ اسد اللہ خان غالب کو یہ کہنا پڑ گیا کہ:

قرض کی پیتے تھے، مے لیکن سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

جناب سپیکر! ڈاکٹر فرزانہ نذیر نے بھی سفید پوشوں کے اخراجات یا وسائل دیکھتے ہوئے آج مطالبہ پیش کیا ہے۔ میں اسی حوالے سے سفید پوشوں کے لئے ڈاکٹر فرزانہ نذیر کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ ڈاکٹر فرزانہ نذیر کو مل کر مبارکباد دے دیں مجھے اعتراض نہیں ہے۔ انہیں مبارک دیں وہ سن رہی ہیں۔ محترمہ نگہت شیخ!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ مجھے ٹائم دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بات کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میری آپ سے بڑی humbly request ہے کہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے چودہ ہزار ملازمین کو محکمے نے فارغ کرنے کا پروگرام بنا لیا ہوا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو فارغ ہو چکے ہیں آپ کہہ رہے ہیں کہ پروگرام بنالیا ہے۔ اس بات کو مدت ہو گئی ہے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے آپ سے یہی request کرنی تھی کہ اس پر باقاعدہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کوئی تحریک لے کر آئیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! تحریک پیش ہو چکی ہے آپ نے اس پر آرڈر کیا تھا کہ متعلقہ منسٹر صاحب اس پر رپورٹ پیش کریں لیکن وہ رپورٹ ابھی تک نہیں آئی۔ چار سیکرٹریز کی کمیٹی بنی تھی جس کی finding یہ تھی کہ ان کو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں adjust کیا جائے لیکن اس کے بعد ابھی تک اس کی final report یہاں پر نہیں آئی۔

زیرو آور نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس نمبر 225/17 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

بنک آف پنجاب کا "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد و ضوابط نظر انداز کر کے تقسیم کرنے کا انکشاف

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ بنک آف پنجاب نے "اپنا روزگار سکیم" کی گاڑیاں قواعد و ضوابط کو نظر انداز کر کے اپنے من پسند ڈیلرز کے ذریعے ہزاروں کی تعداد میں deliver کروائیں اور خود بنک آف پنجاب نے تقریباً پانچ سو کلٹس کاریں برج موٹرز فیصل آباد سے ہی خریدیں جس میں شکوک و شبہات کی بازگشت اور خدشہ ہے کہ قومی خزانے کو نقصان پہنچایا گیا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو پانچ منٹ بولنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں بہت مختصر سی بات کروں گی کیونکہ میں نے بڑے مختصر انداز میں پوری بات کر دی ہوئی ہے میں نہیں سمجھتی کہ اس میں مزید بول کر میں ٹائم ضائع کروں۔ سکیم کی گاڑیوں کو deliver کرنے کا ایک باقاعدہ معیار پہلے سے بتا دیا گیا تھا کہ اس معیار کے تحت یہ گاڑیاں کس شہر سے کتنی deliver ہوں گی۔ اس میں میرا سوال یہ ہے کہ صرف برج موٹرز فیصل آباد سے ہزاروں کی تعداد میں گاڑیاں کیوں deliver کروائی گئیں اور معیار کو نظر انداز کیوں کیا گیا؟ اس کے علاوہ جب آپ گورنمنٹ کی سطح پر purchasing کرتے ہیں تو PIPRA Rules کو follow کرتے ہیں۔ آپ نے ایک ہی ڈیلر شپ سے کس rule کے تحت تمام کی تمام گاڑیاں خرید لیں جبکہ آپ کو یہ تمام گاڑیاں پورے صوبے کے لئے چاہئیں تھی۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کی باقاعدہ تحقیقات کروائی جائے کہ کیوں rules کو follow نہیں کیا گیا اور کیوں کرپشن ہوئی ہے تاکہ اس کا کوئی سد باب کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب آج ہی دینا چاہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا ہے تو جونہی ان کی طرف سے جواب آئے گا میں اس کو ایوان میں پڑھ دوں گا۔

جناب سپیکر: اس زیر آر نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے ۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اور اگلا زیرو آر نوٹس بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ اب وہ نہیں ہیں تو میں کیا کروں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، اب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا بھی زیرو آر نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا دیا ہے، کس کو دیا ہے؟ اس کا تو نمبر بھی نہیں ہے۔ مہربانی کر کے آپ قاعدے قانون کو بھی دیکھیں آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں میں آپ سے تکرار نہیں کر سکتا۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے یہ زیرو آر نوٹس آج جمع کروا دیا ہے اس میں کوئی ایسا issue نہیں ہے۔ ابھی ٹائم رہتا ہے آپ اس کو take up کر لیں میں تو پہلے بھی تین دفعہ جمع کروا چکا ہوں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے آپ اس پر مجھے بات کرنے دیں یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں سیوریج کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں برساتی پانی کے لئے جو ڈرین بنائی گئی تھی اس میں واسا کی جانب سے سیوریج کا پانی چھوڑ دیا گیا ہے جس سے وہاں کے لاکھوں مکین متاثر ہو رہے ہیں۔ مکینوں کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ سیوریج کے پانی کے لئے علیحدہ پائپ لائن ڈالی جائے۔

جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن تقریباً ڈیڑھ لاکھ کی آبادی کا رقبہ ہے جس کے 27 بلاک ہیں اس کے درمیان میں ایک برساتی نالہ original designing میں رکھا گیا تھا۔ آج سے تین چار سال پہلے وہاں پر ایک بڑی سڑک بنی اور پانچ فٹ کا ڈائی کا پائپ پڑنا شروع ہوا تو واسا کے لوگوں نے کہا کہ ہم عارضی طور پر سیوریج کا پانی اوپن ڈرین میں چھوڑ رہے ہیں اور جب یہ سیوریج لائن مکمل ہو جائے گی تو پھر ہم اس کو خشک کر دیں گے اور یہ پانی سیوریج لائن کے اندر واپس چلا جائے گا۔ آج پانچ سال ہو گئے ہیں اس پانی کو نہ وہاں سے شفٹ کیا جا رہا ہے بلکہ اچھرہ، رحمان پورہ، سمن آباد اور وحدت کالونی کے علاقوں کا پانی دوبارہ connect کر کے اس ڈرین میں ڈالا جا رہا ہے اور اس کو باقاعدہ ایک گندا نالہ کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے نہ صرف تعفن اور ماحول خراب ہو رہا ہے بلکہ گندے نالے کے کیمیکل کی وجہ سے لوگوں کے گھروں کی الیکٹرانک چیزیں بھی تین ماہ، چھ ماہ بعد برباد ہو رہی ہیں۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس مسئلے کو تحفظ ماحول کمیٹی یا ہاؤسنگ کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ فوری طور پر جو اس میں مزید پانی چھوڑنے کے لئے پائپ کھودے جا رہے ہیں ان کو تو روکا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، پہلے اس کا جواب لیتے ہیں اگر اس زیرو آر نوٹس کو کمیٹی کے سپرد کرنا پڑا تو کریں گے۔ جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس مورخہ 24۔ مئی 2017 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔